A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

محبوبِ سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

کی مشہور و معروف تصنیف

غنیۃ الطالبین عکسی

کا

سلیس اور بامحاورہ اردو ترجمہ مع حواشی

مترجم

امان اللہ خاں آرمان سرحدی

ناشر

جسیم بک ڈپو، ۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

لڑکیوں اور عورتوں کو

اس آیت کے مضمون پر عمل کرنیکا طریقہ بتلانے کے لیے یہ رسالہ مسمّیٰ بہ

اصلی بہشتی زیور مکمل اشرفی عکسی

حصہ ہفتم ۷

اور اس کے مجموعہ حصص میں مستورات کی تمام ضروریات، عقائد و مسائل اخلاق و ادب، معاشرت اور تربیت اولاد وغیرہ مذکور ہیں

مصنفہ: حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

جسیم بک ڈپو

۴۰۱، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

تاج بہشتی زیور کا ساتواں حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آداب اور اخلاق اور ثواب اور عذاب کے بیان میں

باب ۱ عبادتوں کا سنوارنا وضو اور پاکی کا بیان

عمل ۱۔ وضو اچھی طرح کرو، گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو۔

عمل ۲۔ تازہ وضو کا زیادہ ثواب ہے۔

عمل ۳۔ پاخانہ پیشاب کے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرو، نہ پشت کرو۔

عمل ۴۔ پیشاب کے چھینٹوں سے بچو اس میں بے احتیاطی کرنے سے قبر کا عذاب ہوتا ہے۔

عمل ۵۔ کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو شاید اس میں کوئی سانپ بچھو وغیرہ نکل آئے۔

عمل ۶۔ جہاں غسل کرنا ہو وہاں پیشاب مت کرو۔

عمل ۷۔ پیشاب پاخانہ کے وقت باتیں مت کرو۔

عمل ۸۔ جب سو کر اٹھو جب تک ہاتھ اچھی طرح نہ دھو لو پانی کے اندر نہ ڈالو۔

عمل ۹۔ جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اسکو مت برتو اس سے برص کی بیماری کا اندیشہ ہے جس میں بدن پر سفید سفید داغ ہو جاتے ہیں۔

باب ۲ نماز کا بیان

عمل ۱۔ نماز اچھے وقت پر پڑھو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو، جی لگا کر پڑھو۔

عمل ۲۔ جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اسکو نماز کی تاکید کرو جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر (نماز) پڑھواؤ۔

عمل ۳۔ ایسے کپڑے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اسکی پھول پتیوں میں دھیان لگ جائے۔

عمل ۴۔ نمازی کے آگے کوئی آڑ ہونا چاہیئے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی کھڑی کر لو یا کوئی اونچی چیز رکھ لو اور اس چیز کو دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو۔

عمل ۵۔ فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنت نفل پڑھو۔

عمل ۶۔ نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو، اوپر نگاہ مت اٹھاؤ جہاں تک ہو سکے جمائی کو روکو۔

عمل ۷۔ جب پیشاب پائخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے اس سے فراغت کر لو پھر نماز پڑھو۔

عمل ۸۔ نفلیں اور وظیفے اتنے شروع کرو جس کا نباہ ہو سکے۔

باب ۳ موت اور مصیبت کا بیان

عمل ۱۔ اگر پرانی مصیبت یاد آجائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لو جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملیگا۔

عمل ۲۔ رنج کی کیسی ہی ہلکی بات ہو اس پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ لیا کرو ثواب ملے گا۔

باب ۴ زکوٰۃ اور خیرات کا بیان!

عمل ۱۔ زکوٰۃ جہاں تک ہو سکے ایسے لوگوں کو دی جائے جو مانگتے نہیں آبرو تھامے گھروں میں بیٹھے ہیں۔

عمل ۲۔ خیرات میں تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔

عمل ۳۔ یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر اور خیرات دینا کیا ضرور ہے ضرورت کے موقعوں پر ہمت کے موافق خیر خیرات کرتی رہو۔

عمل ۴۔ اپنے رشتہ داروں کو دینے سے دہرا ثواب ہے، ایک خیرات کا دوسرے رشتہ دار سے احسان کرنے کا۔

عمل ۵۔ غریب پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

عمل ۶۔ شوہر کے مال سے اتنی خیرات مت کرو کہ اسکو ناگوار ہو۔

باب ۵ روزے کا بیان

عمل ۱۔ روزے میں بیہودہ باتیں کرنا، لڑنا جھگڑنا بہت بری بات ہے اور کسی کی غیبت کرنا تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔

عمل ۲۔ نفل روزہ شوہر سے اجازت لے کر رکھو جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔

عمل ۳۔ جب رمضان شریف کے دس دن رہ جائیں ذرا عبادت زیادہ کیا کرو۔

باب ۶ قرآن مجید کی تلاوت کا بیان

عمل ۱۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر مت چھوڑ دو۔ پڑھے جاؤ۔ ایسے شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

عمل ۲۔ اگر قرآن شریف پڑھا ہوا سکو بُھلاؤ مت بلکہ ہمیشہ پڑھتی رہو نہیں تو بڑا گناہ ہوگا۔

عمل ۳۔ قرآن شریف جی لگا کر خدا سے ڈر کر پڑھا کرو۔

باب ۷ دُعا اور ذکر کا بیان

عمل ۱۔ دُعا مانگنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ خوب شوق سے دُعا مانگو۔ گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر کام ہونے میں دیر ہو تو تنگ ہو کر مت چھوڑو قبول ہونے کا یقین رکھو۔

عمل ۲۔ غصہ میں آکر اپنے مال و اولاد و جان کو مت کوسو، شاید قبولیت کی گھڑی ہو۔

عمل ۳۔ جہاں بیٹھ کر دُنیا کی باتوں اور دھندوں میں لگو وہاں تھوڑا بہت اللہ و رسولؐ کا ذکر بھی ضرور کر لیا کرو نہیں تو وہ باتیں سب وبالِ جان ہو جائیں گی۔

عمل ۴۔ استغفار بہت پڑھا کرو اس سے مشکل آسان اور روزی میں برکت ہوتی ہے۔

عمل ۵۔ اگر نفس کی شامت سے گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر مت لگاؤ، اگر پھر ہو جائے، پھر جلدی توبہ کرو۔ یوں مت سوچو کہ جب توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر ایسی توبہ سے کیا فائدہ۔

عمل ۶۔ بعضی دُعائیں خاص خاص وقت پڑھی جاتی ہیں سوتے وقت یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی جاگتے وقت یہ دُعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ صبح کو یہ دُعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ شام کو یہ دُعا پڑھو اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ کھانا کھا کر یہ دُعا پڑھو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَفَانَا وَاٰوَانَا بعد نمازِ صبح اور بعد نمازِ مغرب اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پڑھو اور بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار پڑھو سواری پر بیٹھ کر یہ دُعا پڑھو سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ کسی کے گھر کھانا کھاؤ تو کھا کر یہ بھی پڑھو اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ چاند دیکھ کر یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھو اللہ تعالیٰ تم کو اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو۔ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِكُمْ دولہا دولہن کو نکاح کی مبارکی دو تو اس طرح کہو۔ بَارَكَ اللّٰہُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ

جب کوئی مصیبت آئے تو یہ دُعا پڑھا کرو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ پانچوں نمازوں کے بعد اور سوتے وقت تیسرا کلمہ پڑھ لیا کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تین بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ تینتیس بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ چونتیس بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار۔ اور صبح کے وقت سورۂ یٰسین ایک بار اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ ایک بار اور عشاء کے بعد سورۂ مُلک ایک بار اور جمعہ کے روز سورۂ کہف ایک بار پڑھ لیا کرو اور سوتے وقت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بھی سورت کے ختم تک پڑھ لیا کرو۔ اور قرآن شریف کی تلاوت روز کیا کرو جس قدر ہو سکے۔ اور یاد رکھو کہ ان چیزوں کا پڑھنا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو بھی گناہ نہیں۔

باب ۸ قسم اور منّت کا بیان

عمل ۱۔ اللہ کے سوا کسی اور چیز کی قسم مت کھاؤ جیسے اپنے بچے کی، اپنی صحت کی، اپنی آنکھوں کی۔ ایسی قسم سے گناہ ہوتا ہے اور جو بھولے سے منہ سے نکل جائے فوراً کلمہ پڑھ لو

عمل ۲۔ اس طرح سے کبھی قسم مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں چاہے سچی ہی بات ہو۔

عمل ۳۔ اگر غصے میں ایسی قسم کھا بیٹھو جس کا پورا کرنا گناہ ہو تو اسکو توڑ دو اور کفارہ ادا کر دو جیسے یہ قسم کھالی کہ باپ یا ماں سے نہ بولوں گی یا اور کوئی قسم اسی طرح کی کھالی۔

باب ۹ معاملوں کا یعنی برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان

معاملہ ۱۔ روپے پیسے کی ایسی حرص مت کرو کہ حلال و حرام کی تمیز نہ رہے۔ اور جو حلال پیسہ خدا دے اسکو اڑاؤ نہیں ہاتھ روک کر خرچ کرو بس جہاں سچ مچ ضرورت ہو وہیں اُٹھاؤ۔

معاملہ ۲۔ اگر کوئی مصیبت زدہ لاچاری میں اپنی چیز بیچتا ہو تو اسکو صاحبِ ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور اس چیز کے دام مت گراؤ یا تو اسکی مدد کرو یا مناسب داموں سے وہ چیز خرید لو۔

معاملہ ۳۔ اگر تمہارا قرضدار غریب ہو تو اسکو پریشان مت کرو بلکہ اسکو مہلت دو۔ کچھ یا سارا معاف کر دو۔

معاملہ ۴۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض چاہتا ہو اور تمہارے پاس دینے کو ہے اسوقت ٹالنا بڑا ظلم ہے

معاملہ ۵۔ جہاں تک ممکن ہو کسی کا قرض مت کرو اور اگر مجبوری سے لو تو اسکے ادا کرنے کا خیال رکھو، بے پروا مت بنجاؤ۔

3 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور اگر جس کا قرض ہے وہ تم کو کچھ کہے سُنے تو اُلٹ کر جواب مت دو ناراض نہ ہو۔

معاملہ۶۔ ہنسی میں کسی کی چیز اُٹھا کر چھپا دینا جس میں وہ پریشان ہو بہت بُری بات ہے۔

معاملہ۷۔ مزدور سے کام لے کر اُسکی مزدوری دینے میں کوتاہی مت کرو۔

معاملہ۸۔ قحط کے دنوں میں بعض لوگ اپنے یا پرائے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں ان کو لونڈی غلام بنانا حرام ہے۔

معاملہ۹۔ اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دے دی یا کھانے میں ڈالنے کو کسی کو ذرا سا نمک دے دیا تو ایسا ثواب ہے جیسے وہ سارا کھانا اُس نے دے دیا۔

معاملہ۱۰۔ پانی پلانا بڑا ثواب ہے، جہاں پانی کثرت سے ملتا ہے وہاں تو ایسا ثواب ہے جیسے غلام آزاد کیا۔ اور جہاں کم ملتا ہو وہاں ایسا ثواب ہے جیسے کسی مُردے کو زندہ کر دیا۔

معاملہ۱۱۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا لینا دینا ہو یا کسی کی امانت تمہارے پاس رکھی ہو تو یا تو دو چار آدمیوں سے اسکو ذکر کر دو یا لکھوا کر رکھ لو شاید مر جاؤ تو تمہارے ذمہ کسی کا رہ نہ جائے۔

باب۱

نکاح کا بیان

معاملہ۱۔ اپنی اولاد کے نکاح میں زیادہ اس کا خیال رکھو کہ دیندار آدمی سے ہو۔ دولت حشمت پر زیادہ خیال مت کرو خاصکر آجکل زیادہ دولت والے انگریزی پڑھنے سے ایسے بھی ہونے لگے ہیں کہ کفر کی باتیں کرتے ہیں ایسے آدمی سے نکاح ہی درست نہیں ہوتا تمام عمر بدکاری کا گناہ ہوتا رہے گا۔

معاملہ۲۔ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کا بیان اپنے خاوند سے کیا کرتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے اگر اُس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریگی۔

معاملہ۳۔ اگر کسی جگہ کہیں سے شادی بیاہ کا پیغام آچکا ہے اور کچھ کچھ مرضی بھی معلوم ہوتی ہے ایسی جگہ تم اپنی اولاد کیلئے پیغام مت بھیجو، ہاں اگر وہ چھوڑ بیٹھے یا دُوسرا آدمی جواب دے دے تب تم کو درست ہے۔

معاملہ۴۔ میاں بی بی کی تنہائی کے خاص معاملوں کا ساتھنوں سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کے نزدیک بہت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دولہن اسکی پرواہ نہیں کرتے۔

معاملہ۵۔ اگر نکاح کے معاملہ میں تم سے کوئی صلاح لے تو اگر اس موقع کی کوئی خرابی یا بُرائی تم کو معلوم ہو تو اسکو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں ہاں خواہ مخواہ کسی کو بُرا مت کہو۔

معاملہ۶۔ اگر خاوند مقدور والا ہو اور بی بی کو ضرورت کے لائق بھی خرچ نہ دے تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے۔ مگر فضول خرچی کرنے کو یا دُنیا کی رسمیں پُورا کرنے کو لینا درست نہیں۔

باب

کسی کو تکلیف دینے کا بیان

معاملہ۱۔ جو شخص پورا حکیم نہ ہو اُسکو کسی کی ایسی دوا دارو کرنا درست نہیں جسمیں نقصان کا ڈر ہو اگر ایسا کیا گنہگار ہوگا۔

معاملہ۲۔ دھار والی چیز سے کسی کو ڈرانا چاہے ہنسی میں ہو منع ہے شاید ہاتھ سے نکل پڑے۔

معاملہ۳۔ چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو یا تو بند کر کے دو یا چارپائی وغیرہ پر رکھ دو دُوسرا آدمی ہاتھ سے اُٹھا لے۔

معاملہ۴۔ کُتے بلی وغیرہ کسی جاندار چیز کو بند رکھنا جس میں وہ بھُوکا پیاسا تڑپے بڑا گناہ ہے۔

معاملہ۵۔ کسی گنہگار کو طعنہ دینا بُری بات ہے۔ ہاں نصیحت کے طور پر کہنا کچھ ڈر نہیں۔

معاملہ۶۔ بے خطا کسی کو گھورنا جس سے وہ ڈر جائے درست نہیں۔ دیکھو جب گھورنا تک درست نہیں تو ہنسی میں کسی کو اچانک ڈرا دینا کتنی بُری بات ہے۔

معاملہ۷۔ اگر جانور ذبح کرنا ہو چھُری خوب تیز کر لو۔ بے ضرورت تکلیف نہ دو

معاملہ۸۔ جب سفر کرو جانور کو تکلیف نہ دو، نہ بہت زیادہ اسباب لادو، نہ بہت دوڑاؤ۔ اور جب منزل پر پہنچو اوّل جانور کے گھاس دانے کا بندوبست کرو۔

باب

عادتوں کا سنوارنا ۔ کھانے پینے کا بیان

ادب۱۔ بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر اس برتن میں کئی قسم کی چیز ہے جیسے کئی طرح کا پھل یا کئی طرح کی شیرینی ہو اُس وقت جس چیز کو جی چاہے جس طرف سے چاہو اُٹھا لو۔

ادب۲۔ اُنگلیاں چاٹ لیا کرو اور برتن میں اگر سالن ہو چکے تو اسکو بھی صاف کر لیا کرو۔

ادب۳۔ اگر لقمہ ہاتھ سے چھُوٹ جائے اُسکو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لو شیخی مت کرو۔

ادب۴۔ خربوزے کی پھانکیں ہیں یا کھجور و انگور کے دانے ہیں یا مٹھائی کی ڈلیاں ہیں تو ایک ایک اُٹھاؤ۔ دُو دُو ایک دم سے مت لو

ادب۵۔ اگر کوئی چیز بدبودار کھائی ہو جیسے کچا پیاز لہسن تو اگر محفل میں بیٹھنا ہو پہلے منہ صاف کر لو کہ بدبو نہ رہے۔

ادب۶۔ روز کے خرچ کے لئے آٹا چاول ناپ تول کر پکاؤ اندھا دُھند مت اُٹھاؤ۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

ادب۷ - کھاپی کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرو۔

ادب۸ - کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو، اور کُلّی بھی کرلو۔

ادب۹ - بہت جلتا کھانا مت کھاؤ۔

ادب۱۰ - مہمان کی خاطر کرو - اگر تم مہمان جاؤ تو اتنا مت ٹھہرو کہ دُوسرے کو بوجھ لگنے لگے

ادب۱۱ - کھانا مِل کر کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

ادب۱۲ - جب کھانا کھا چکو اپنے اُٹھنے سے پہلے دسترخوان اُٹھوا دو - اس سے پہلے خود اُٹھنا بے ادبی ہے اور اگر اپنی ساتھن سے پہلے کھا چکو تب بھی اُس کا ساتھ دو، تھوڑا تھوڑا کھاتی رہو تاکہ وہ شرم کے مارے بھُوکی نہ اُٹھ جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے اُٹھنے ہی کی ضرورت ہو تو اُس سے عذر کر دو۔

ادب۱۳ - مہمان کو دروازے کے پاس تک پہنچانا سُنّت ہے۔

ادب۱۴ - پانی ایک سانس میں مت پیو۔ تین سانس میں پیو اور سانس لینے کے وقت برتن مُنہ سے جُدا کر دو اور بسم اللہ کر کے پیو اور پی کر الحمد للہ کہو

ادب۱۵ - جس برتن سے زیادہ پانی آجانے کا شبہ ہو یا جس برتن کے اندر کا حال معلوم نہ ہو کہ اس میں شاید کوئی کیڑا کانٹا ہو ایسے برتن سے مُنہ لگا کر پانی مت پیو۔

ادب۱۶ - بے ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔

ادب۱۷ - پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو جو تمہارے داہنی طرف ہو اُسکو پہلے دو اور وہ اپنے داہنی طرف والی کو دے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چیز بانٹنا ہو جیسے پان، عطر، مٹھائی سب کا یہی طریقہ ہے۔

ادب۱۸ - جس طرف سے برتن ٹوٹ رہا ہے اُدھر سے پانی مت پیو۔

ادب۱۹ - شروع شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو - اور شب کو بسم اللہ کر کے دروازے بند کر لو اور بسم اللہ کر کے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گُل کر دو - اور چولھے کی آگ بجھا دو یا دبا دو۔

ادب۲۰ - کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس بھیجنا ہو تو ڈھانک کر بھیجو۔

باب۱۳ پہننے اوڑھنے کا بیان

ادب۱ - ایک جُوتی پہن کر مت چلو - رضائی وغیرہ اسطرح مت لپیٹو کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں مشکل ہو۔

ادب۲ - کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو - مثلاً داہنی آستین، داہنا پائچہ، داہنی جُوتی اور بائیں طرف سے نکالو۔

ادب۳ - کپڑا پہن کر یہ دُعا پڑھو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

ادب۴ - ایسا لباس مت پہنو جس میں بے پردگی ہو۔

ادب۵ - جو امیر عورتیں بہت قیمتی پوشاک اور زیور پہنتی ہیں اُن کے پاس زیادہ مت بیٹھو خواہ مخواہ دُنیا کی ہوس بڑھے گی۔

ادب۶ - پیوند لگانے کو ذِلّت مت سمجھو۔

ادب۷ - کپڑا نہ بہت تکلف کا پہنو اور نہ میلا کچیلا پہنو - بیچ کی راس رہو اور صفائی رکھو۔

ادب۸ - بالوں میں تیل کنگھی کرتی رہو مگر ہر وقت اسی دھن میں مت لگی رہو - ہاتھوں میں مہندی لگاؤ۔

ادب۹ - سُرمہ تین تین سلائی دونوں آنکھوں میں لگاؤ۔

ادب۱۰ - گھر کو صاف رکھو۔

باب۱۴ بیماری اور علاج کا بیان

ادب۱ - بیمار کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔

ادب۲ - بیماری میں بدپرہیزی مت کرو۔

ادب۳ - خلافِ شرع تعویذ گنڈہ، ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔

ادب۴ - اگر کسی کو نظر لگ جائے تو جس پر شبہ ہو کہ اسکی نظر لگی ہے اسکا منہ اور دونوں ہاتھ کہنی سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موقع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈالدو جس کو نظر لگی ہے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو جائے گی۔

ادب۵ - جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے خارش یا خون بگڑ جانا ایسے بیمار کو چاہیئے کہ خود سب سے الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو

باب۱۵ خواب دیکھنے کا بیان

ادب۱ - اگر ڈراؤنا خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور کروٹ بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نقصان نہ ہوگا۔

ادب۲ - اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عقلمند یا تمہارا اچھا چاہنے والا ہو تاکہ بُری تعبیر نہ دے۔

ادب۳ - جھوٹا خواب بنانا بڑا گناہ ہے۔

5 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۱۶

سلام کرنے کا بیان

ادب ۱ - آپس میں سلام کیا کرو اس طرح "السلام علیکم" اور جواب اسطرح دیا کرو وعلیکم السلام اور سب طریقے واہیات ہیں۔

ادب ۲ - جو پہلے سلام کرے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ادب ۳ - جو کوئی دوسرے کا سلام لائے یوں جواب دو "علیہم وعلیکم السلام"

ادب ۴ - اگر کئی آدمیوں میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے ہو گیا۔ اسی طرح ساری محفل میں سے ایک نے جواب دیدیا وہ بھی سب کی طرف سے ہو گیا (اضافہ) ہاتھ کے اشارے سے سلام کے وقت جھکنا منع ہے) اگر کوئی شخص دور ہو اور تم اسکو سلام کرو یا وہ تم کو سلام کرے تو پھر ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے لیکن زبان سے بھی سلام کے الفاظ کہنے چاہئیں مسلمانوں کے جو بچے سرکاری اسکولوں میں پڑھتے ہیں انکو بھی انگریزی یا ہندوانہ طریق سے سلام نہ کرنا چاہیئے بلکہ شرعی طریقے پر استادوں وغیرہ کو سلام کرنا چاہیئے۔ اگر استاد کافر ہو تو اسکو صرف سلام یا اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کہنا چاہیئے۔ کافروں کیلئے السلام علیکم کے الفاظ نہ استعمال کرنے چاہئیں سب مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے۔ ۱۲ ی

باب ۱۷

بیٹھنے لیٹنے چلنے کا بیان

ادب ۱ - بن ٹھن کر اتراتی ہوئی مت چلو۔

ادب ۲ - الٹی مت لیٹو۔

ادب ۳ - ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو شاید لڑھک کر گر پڑو۔

ادب ۴ - کچھ دھوپ میں کچھ سایہ میں مت بیٹھو۔

ادب ۵ - اگر تم کسی لاچاری کو باہر نکلو تو سڑک کے کنارے کنارے چلو۔ بیچ میں چلنا عورت کے لئے بے شرمی ہے۔

باب ۱۸

سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان

ادب ۱ - کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں مت بیٹھو۔

ادب ۲ - کوئی عورت محفل سے اٹھ کر کسی کام کو گئی اور عقل سے معلوم ہوا کہ ابھی پھر آئے گی ایسی حالت میں اس جگہ کسی اور کو نہ بیٹھنا چاہیئے وہ جگہ اسی کا حق ہے۔

ادب ۳ - اگر دو عورتیں ارادہ کر کے محفل میں پاس پاس بیٹھی ہوں تو انکے بیچ میں جا کر مت بیٹھو۔ البتہ اگر وہ خوشی سے جگہ دیں تو مضائقہ نہیں

ادب ۴ - جو عورت تم سے ملنے آئے اسکو دیکھ کر ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ جس میں وہ یہ جانے کہ میری قدر کی۔

ادب ۵ - محفل میں سردار بن کر مت بیٹھو جہاں جگہ ہو غریبوں کی طرح بیٹھ جاؤ۔

ادب ۶ - جب چھینک آئے منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لو اور پست آواز سے چھینکو۔

ادب ۷ - جمائی کو جہاں تک ہو سکے روکو۔ اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لو۔

ادب ۸ - بہت زور سے مت ہنسو۔

ادب ۹ - محفل میں ناک منہ چڑھا کر منہ پھلا کر مت بیٹھو۔ عاجزی سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔ کوئی بات موقع کی ہو بول چال بھی لو۔ البتہ گناہ کی بات مت کرو۔

ادب ۱۰ - محفل میں کسی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔

باب ۱۹

زبان کے بچانے کا بیان

ادب ۱ - بے سوچے سمجھے کوئی بات مت کہو جب سوچ کر یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری نہیں تب بولو۔

ادب ۲ - کسی کو بے ایمان کہنا یا یوں کہنا کہ فلانی پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، دوزخ نصیب ہو خواہ آدمی کو خواہ جانور کو یہ سب گناہ ہے جس کو کہا گیا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوا تو یہ سب پھٹکار لوٹ کر اس کہنے والی پر پڑتی ہے۔

ادب ۳ - اگر تم کو کوئی بیجا بات کہے بدلے میں اتنا ہی کہہ سکتی ہو اگر ذرا بھی زیادہ کہا پھر تم گنہگار ہو گی۔

ادب ۴ - دو غلی بات منہ دیکھے کی مت کرو کہ اسکے منہ پر اسکی سی اور اسکے منہ پر اس کی سی۔

ادب ۵ - چغلخوری ہرگز مت کرو، نہ کسی کی چغلی سنو۔

ادب ۶ - جھوٹ ہرگز مت بولو۔

ادب ۷ - خوشامد سے کسی کی منہ پر تعریف مت کرو اور پیٹھ پیچھے بھی حد سے زیادہ تعریف مت کرو۔

ادب ۸ - کسی کی غیبت ہرگز بیان مت کرو اور غیبت یہ ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اسکی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اسکو رنج ہو چاہے وہ بات سچی ہی ہو۔ اور اگر وہ بات ہی غلط ہے تو وہ بہتان ہے اسمیں اور بھی زیادہ گناہ ہے۔

ادب ۹ - کسی سے بحث مت کرو، اپنی بات کو اونچی مت کرو۔

ادب ۱۰ - زیادہ مت ہنسو اس سے دل کی رونق جاتی رہتی ہے۔

ادب ۱۱ - جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے معاف کرا سکو تو اس شخص کے لئے دعائے مغفرت کیا کرو۔ امید ہے کہ قیامت میں ان کے

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

ادب۱۲ - جھوٹا وعدہ مت کرو۔

ادب۱۳ - ایسی ہنسی مت کرو جس سے دُوسرا ذلیل ہو جائے۔

ادب۱۴ - اپنی کسی چیز یا کسی ہنر پر بڑائی مت جتلاؤ۔

ادب۱۵ - شعر اشعار کا دھندا مت رکھو۔ البتہ اگر مضمون خلاف شرع نہ ہو اور تھوڑی سی آواز سے کبھی کبھی کوئی دُعا یا نصیحت کا شعر پڑھ لو تو کچھ حرج نہیں۔

ادب۱۶ - سُنی سُنائی ہوئی باتیں مت کہا کرو۔ کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

باب۲۰ متفرق باتوں کا بیان

ادب۱ - خط لکھ کر اُس پر مٹی چھوڑ دیا کرو اس سے اس کام میں آسانی ہوتی ہے جس کام کے لئے خط لکھا گیا ہو۔

ادب۲ - زمانے کو بُرا مت کہو۔

ادب۳ - باتیں بہت چبا کر مت کرو، نہ کلام میں بہت طول یا مبالغہ کیا کرو ضرورت کے قدر بات کرو۔

ادب۴ - کسی کے گانے کی طرف کان مت لگاؤ۔

ادب۵ - کسی کی بُری صورت یا بُری بات کی نقل مت اُتارو۔

ادب۶ - کسی کا عیب دیکھو تو اسکو چھپاؤ گاتی مت پھرو۔

ادب۷ - جو کام کرو سوچ کر انجام سمجھ کر اطمینان سے کرو جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں۔

ادب۸ - کوئی تم سے مشورہ لے تو وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتی ہو۔

ادب۹ - غصہ جہاں تک ہو سکے روکو۔

ادب۱۰ - لوگوں سے اپنا کہا سُنا معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔

ادب۱۱ - دُوسروں کو بھی نیک کام بتلاتی رہو۔ بری باتوں سے منع کرتی رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی اُمید نہ ہو یا اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو خاموشی جائز ہے مگر دل سے بُری بات کو بُری سمجھتی رہو اور بدون لاچاری کے ایسے آدمیوں سے نہ ملو۔

باب۲۱ دِل کا سنوارنا - زیادہ کھانے کی حرص کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے گناہ پیٹ کے زیادہ پلنے سے ہوتے ہیں۔ اس میں کئی باتوں کا خیال رکھو۔ مزیدار کھانے کی پابند نہ ہو حرام روزی سے بچو۔ حد سے زیادہ نہ بھرو بلکہ دو چار لقمے کی بھوک رکھ کر کھاؤ۔ اسمیں بہت سے فائدے ہیں ایک تو دل صاف رہتا ہے جس سے خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان ہوتی ہے اور اس سے خدائے تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ دُوسرے دِل میں رقت اور نرمی رہتی ہے جس سے دُعا اور ذکر میں لذت معلوم ہوتی ہے۔ تیسرے نفس میں بڑائی اور سرکشی نہیں ہونے پاتی۔ چوتھے نفس کو تھوڑی سی تکلیف پہنچتی ہے اور تکلیف کو دیکھ کر خدا کا عذاب یاد آتا ہے اور اس وجہ سے نفس گناہوں سے بچتا ہے۔ پانچویں گناہ کی رغبت کم ہوتی ہے۔ چھٹے طبیعت ہلکی رہتی ہے۔ نیند کم آتی ہے تہجد اور دُوسری عبادتوں میں سستی نہیں ہوتی۔ ساتویں بھوکوں اور عاجزوں پر رحم آتا ہے بلکہ ہر ایک کے ساتھ رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔

باب۲۲ زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج

نفس کو زیادہ بولنے میں بھی مزہ آتا ہے اور اس سے صدہا گناہ میں پھنس جاتا ہے۔ جھوٹ اور غیبت اور کوسنا کسی کو طعنہ دینا۔ اپنی بڑائی جتلانا۔ خواہ مخواہ کسی سے بحثا بحثی لگانا۔ امیروں کی خوشامد کرنا۔ ایسی ہنسی کرنا جس سے کسی کا دل دُکھے۔ ان سب آفتوں سے بچنا جب ہی ممکن ہے کہ زبان کو روکے۔ اور اسکے روکنے کا طریقہ یہی ہے کہ جو بات منہ سے نکالنا ہو جی میں آتے ہی نہ کہہ ڈالے بلکہ پہلے خوب سوچ سمجھ لے کہ اس بات میں کسی طرح کا گناہ ہے یا ثواب ہے۔ یا یہ کہ نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے۔ اگر وہ بات ایسی ہے جس میں تھوڑا یا بہت گناہ ہے تو بالکل اپنی زبان بند کر لو اگر اندر سے نفس تقاضا کرے تو اسکو یوں سمجھاؤ کہ اسوقت تھوڑا سا جی کو مار لینا آسان ہے اور دوزخ کا عذاب بہت سخت ہے۔ اور اگر وہ بات ثواب کی ہے تو کہہ ڈالو اور اگر نہ گناہ ہے نہ ثواب ہے تو بھی مت کہو اور اگر بہت ہی دل چاہے تو تھوڑی سی کہہ کر چپ ہو جاؤ۔ ہر بات میں اسی طرح سوچا کرو تھوڑے دنوں میں بُری بات کہنے سے خود نفرت ہو جائے گی۔ اور زبان کی حفاظت کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ بلا ضرورت کسی سے نہ ملو۔ جب تنہائی ہوگی خود ہی زبان خاموش رہیگی۔

باب۲۳ غصّے کی بُرائی اور اس کا علاج

غصّے میں عقل ٹھکانے نہیں رہتی اور انجام سوچنے کا ہوش نہیں رہتا اسلئے زبان سے بھی بیجا نکل جاتا ہے اور ہاتھ سے بھی زیادتی ہو جاتی ہے اسلئے اسکو بہت روکنا چاہیئے اور اسکو روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ کرے کہ جس پر غصّہ آیا ہے اسکو اپنے روبرو سے فوراً ہٹا دے اگر وہ نہ ہٹے تو خود اس جگہ سے ٹل جائے۔ پھر سوچے کہ جس قدر یہ شخص میرا قصوروار ہے اس سے زیادہ میں خدائے تعالیٰ کی قصوروار ہوں اور جیسا میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خطا معاف کر دیں ایسے ہی مجھ کو بھی چاہیئے کہ میں اسکا قصور معاف کر دوں اور زبان سے اَعُوذُ بِاللّٰہِ کئی بار پڑھے اور پانی پی لے یا وضو کر لے اس سے غصّہ جاتا رہے گا پھر جب عقل ٹھکانے ہو جائے اسوقت بھی اگر اس قصور پر سزا دینی مناسب

7 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

معلوم ہو، مثلاً سزا دینے میں اسی قصوروار کی بھلائی ہے جیسے اپنی اولاد ہے کہ اسکو سدھارنا ضرور ہے اور یا سزا دینے میں دوسرے کی بھلائی ہے جیسے اس شخص نے کسی پر ظلم کیا تھا۔ اب مظلوم کی مدد کرنا اور اسکے واسطے بدلہ لینا ضرور ہے اسلئے سزا کی ضرورت ہے۔ تو اول خوب سمجھ لے کہ اتنی غلطی کی کتنی سزا ہونی چاہیئے جب اچھی طرح شرع کے موافق اس بات میں تسلی ہو جاوے تو اسی قدر سزا دے دے۔ چند روز اس طرح غصہ روکنے سے غصہ قابو میں آجاوے گا تیزی نہ رہیگی اور کینہ بھی اسی غصے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب غصہ کی اصلاح ہو جائیگی کینہ بھی دل سے نکل جائے گا۔

باب ۲۴ حسد کی برائی اور اس کا علاج

کسی کو کھاتا پیتا یا پھلتا پھولتا عزت و آبرو سے رہتا ہوا دیکھ کر دل میں جلنا اور رنج کرنا اور اسکے زوال سے خوش ہونا اس کو حسد کہتے ہیں یہ بہت بری چیز ہے۔ اس میں گناہ بھی ہے ایسے شخص کی ساری زندگی تلخی میں گذرتی ہے غرض اسکی دنیا اور دین دونوں بے حلاوت ہیں اسلئے اس آفت سے نکلنے کی بہت کوشش کرنی چاہیئے اور علاج اسکا یہ ہے کہ اول یہ سوچے کہ میرے حسد کرنے سے مجھی کو نقصان اور تکلیف ہے۔ اس کا کیا نقصان ہے۔ اور وہ میرا نقصان یہ ہے کہ میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ حسد کرنے والی گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہی ہے کہ فلانا شخص اس نعمت کے لائق نہ تھا اسکو نعمت کیوں دی تو یوں سمجھو تو گویا اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرتی ہے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اور تکلیف ظاہر ہی ہے کہ ہمیشہ رنج و غم میں رہتی ہے اور جس پر حسد کیا ہے اس کا کوئی نقصان نہیں کیونکہ حسد سے وہ نعمت جاتی نہ رہے گی بلکہ اسکا یہ نفع ہے کہ اس حسد کرنے والی کی نیکیاں اسکے پاس چلی جائیں گی جب ایسی ایسی باتیں سوچ چکو تو پھر یہ کرو کہ اپنے دل پر جبر کر کے جس شخص پر حسد پیدا ہوا ہے زبان سے دوسروں کے روبرو اسکی تعریف اور بھلائی کرو اور یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسکے پاس ایسی ایسی نعمتیں ہیں اللہ تعالیٰ اسکو اور دونی دیں۔ اور اگر اس شخص سے ملنا ہو جائے تو اسکی تعظیم کرے اور اس کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے۔ پہلے پہلے ایسے برتاؤ سے نفس کو بہت تکلیف ہوگی مگر رفتہ رفتہ آسانی ہو جائے گی اور حسد جاتا رہے گا۔

باب ۲۵ دنیا اور مال کی محبت کی برائی اور اس کا علاج

مال کی محبت ایسی بری چیز ہے کہ جب دل میں آتی ہے تو حق تعالیٰ کی یاد اور محبت اس میں نہیں سماتی۔ کیونکہ ایسے شخص کو تو ہر وقت یہی اُدھیڑ بُن رہے گی کہ روپیہ کس طرح آئے اور کیونکر جمع ہو۔ زیور کپڑا ایسا ہونا چاہیئے اس کا سامان کس طرح کرنا چاہیئے۔ اتنے برتن ہو جائیں اتنی چیزیں ہو جائیں۔ ایسا گھر بنانا چاہیئے۔ باغ لگانا چاہیئے جائیداد خریدنا چاہیئے۔ جب رات دن دل اسی میں رہا پھر خدائے تعالیٰ کی یاد کرنے کی فرصت کہاں ملے گی۔ ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب دل میں اسکی محبت جم جاتی ہے تو مر کر خدا کے پاس جانا اسکو برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال آتا ہے کہ مرتے ہی یہ سارا عیش جاتا رہے گا۔ اور کبھی خاص مرتے وقت دنیا کا چھوٹنا برا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب اسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے چھڑایا ہے تو توبہ توبہ اللہ تعالیٰ سے دشمنی ہو جاتی ہے اور خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ ایک برائی اس میں یہ ہے کہ جب آدمی دنیا سمیٹنے کے پیچھے پڑ جاتا ہے پھر اسکو حرام حلال کا کچھ خیال نہیں رہتا۔ نہ اپنا اور پرایا حق سوجھتا ہے۔ نہ جھوٹ اور دغا کی پرواہ ہوتی ہے۔ بس یہی نیت رہتی ہے کہ کہیں سے آئے لیکر بھر لو۔ اسی واسطے حدیث میں آیا ہے کہ دنیا کی محبت سارے گناہوں کی جڑ ہے۔ جب یہ ایسی بری چیز ہے تو ہر مسلمان کو کوشش کرنا چاہیئے کہ اس بلا سے بچے اور اپنے دل سے اس دنیا کی محبت باہر کرے سو علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ موت کو کثرت سے یاد کرے اور ہر وقت سوچے کہ یہ سب سامان ایک دن چھوڑنا ہے۔ پھر اس میں جی لگانا کیا فائدہ۔ بلکہ جس قدر زیادہ جی لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی۔ دوسرے بہت سے علاقے نہ بڑھائے یعنی بہت سے آدمیوں سے میل جول لین دین نہ بڑھائے ضرورت سے زیادہ سامان جہیز بستر مکان جائیداد جمع نہ کرے کاروبار روزگار تجارت حد سے زیادہ نہ پھیلائے۔ ان چیزوں کو ضرورت اور آرام تک رکھے غرض سب سامان مختصر رکھے۔ تیسرے فضول خرچی نہ کرے۔ کیونکہ فضول خرچی کرنے سے آمدنی کی حرص بڑھتی ہے اور اس کی حرص سے سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چوتھے موٹے کھانے، کپڑے کی عادت رکھے۔ پانچویں غریبوں میں زیادہ بیٹھے امیروں سے بہت کم ملے۔ کیونکہ امیروں سے ملنے میں ہر چیز کی ہوس پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے جن بزرگوں نے دنیا چھوڑ دی ہے ان کے قصے حکایتیں دیکھا کرے۔ ساتویں جس چیز سے دل کو زیادہ لگاؤ ہو اسکو خیرات کر دے یا بیچ ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان تدبیروں سے دنیا کی محبت دل سے نکل جاوے گی اور دل میں جو دور دور کی امنگیں پیدا ہوتی ہیں کہ یوں جمع کریں یوں سامان خریدیں یوں اولاد کے لئے مکان اور گاؤں چھوڑ جائیں۔ جب دنیا کی محبت جاتی رہے گی یہ امنگیں خود دفع ہو جائینگی۔

باب ۲۶ کنجوسی کی برائی اور اس کا علاج

بہت سے حق جن کا ادا کرنا فرض اور واجب ہے، جیسے زکوٰۃ، قربانی، کسی محتاج کی مدد کرنا، اپنے غریب رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنا، کنجوسی میں یہ حق ادا نہیں ہوتے۔ اسکا گناہ ہوتا ہے یہ تو دین کا نقصان ہے۔ اور کنجوس آدمی سب کی نگاہوں میں ذلیل و بے قدر رہتا ہے یہ دنیا کا نقصان ہے اس سے زیادہ کیا برائی ہوگی۔ علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ مال اور دنیا کی محبت دل سے نکالے۔ جب اس کی محبت نہ رہے گی کنجوسی کسی طرح ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ جو چیز اپنی ضرورت سے زیادہ ہو طبیعت پر زور ڈال کر اسکو کسی کو دے ڈالا کرے۔ اگرچہ نفس کو تکلیف ہو مگر ہمت کر کے اس تکلیف کو سہار لے۔ جب تک

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

کہ کنجوسی کا اثر بالکل دل سے نہ نکل جائے یوں ہی کیا جائے۔

باب ۲۷ نام اور تعریف چاہنے کی برائی اور اس کا علاج

جب آدمی کے دل میں اسکی خواہش ہوتی ہے تو دوسرے شخص کے نام اور تعریف سے جلتا ہے اور حسد کرتا ہے اسکی برائی اور ترین ہوتی اور دوسرے شخص کی برائی اور ذلت سنکر جی خوش ہوتا ہے یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے کہ آدمی دوسرے کا برا چاہے۔ اور ایک یہ بھی برائی ہے کہ کبھی ناجائز طریقوں سے نام پیدا کیا جاتا ہے مثلاً نام کے واسطے شادی وغیرہ میں خوب مال اڑایا فضول خرچی کی۔ اور وہ مال کبھی رشوت سے جمع کیا، کبھی سودی قرض لیا اور یہ سارے گناہ اس نام کی بدولت ہوئے اور دنیا کا نقصان اس میں یہ ہے کہ ایسے شخص کے دشمن اور حاسد بہت ہوتے ہیں اور ہمیشہ اس کو ذلیل اور بدنام کرنے اور اس کو نقصان اور تکلیف پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں علاج اس کا ایک تو یہ ہے کہ یوں سوچے کہ جن لوگوں کی نگاہ میں ناموری اور تعریف ہوگی نہ وہ رہینگے نہ میں رہونگی تھوڑے دنوں کے بعد کوئی پوچھے گا بھی نہیں، پھر ایسی بے بنیاد چیز پر خوش ہونا نادانی کی بات ہے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو شرع کے تو خلاف نہ ہو مگر یہ لوگوں کی نظر میں ذلیل اور بدنام ہو جائے۔ مثلاً گھر کی بچی ہوئی باسی روٹیاں غریبوں کے ہاتھ سستی بیچنے لگے اس سے خوب رسوائی ہوگی۔

باب ۲۸ غرور اور شیخی کی برائی اور اس کا علاج

غرور اور شیخی اسکو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو علم میں یا عبادت میں یا دینداری میں یا حسب و نسب میں یا مال اور سامان میں یا عزت آبرو میں یا عقل میں یا اور کسی بات میں اوروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے یہ بڑا گناہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور دنیا میں بھی لوگ ایسے آدمی سے دل میں بہت نفرت کرتے ہیں اور اسکے دشمن ہوتے ہیں اگرچہ ڈر کے مارے ظاہر میں آؤ بھگت کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ ایسا شخص کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا۔ حق بات کو کسی کے کہنے سے قبول نہیں کرتا بلکہ برا مانتا ہے اور اس نصیحت کرنے والے کو تکلیف پہنچانا چاہتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنی حقیقت میں غور کرے کہ میں مٹی اور ناپاک پانی کی پیدائش ہوں۔ ساری خوبیاں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہیں اگر وہ چاہیں ابھی سب لے لیں۔ پھر شیخی کس بات پر کروں اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو یاد کرے۔ اس وقت اپنی بڑائی نگاہ میں نہ آئے گی اور جس کو اس نے حقیر سمجھا ہے اس کے سامنے عاجزی سے پیش آئے اور اسکی تعظیم کیا کرے شیخی دل سے نکل جائے گی۔ اگر اور زیادہ ہمت نہ ہو تو اپنے دل

میں اتنی ہی پابندی کرلے کہ جب کوئی چھوٹے درجہ کا آدمی ملے اسکو پہلے خود سلام کرلیا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی نفس میں بہت عاجزی آجائے گی۔

باب ۲۹ اترانے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج

اگر کوئی اپنے آپ کو اچھا سمجھے یا کپڑا زیور پہن کر اترائے، اگرچہ دوسروں کو بھی برا اور کم نہ سمجھے یہ بات بھی بری ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ خصلت دین کو برباد کرتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ ایسا آدمی اپنے سنوارنے کی فکر نہیں کرتا کیونکہ جب وہ اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے تو اسکو اپنی برائیاں کبھی نظر نہ آئیں گی۔ علاج اسکا یہ ہے کہ اپنے عیبوں کو سوچا اور دیکھا کرے اور یہ سمجھے کہ جو باتیں میرے اندر اچھی ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی نعمت ہے، میرا کوئی کمال نہیں اور یہ سوچ کر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرے اور دعا کیا کرے کہ اے اللہ اس نعمت کا زوال نہ ہو۔

باب ۳۰ نیک کام دکھلاوے کیلئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج

یہ دکھلاوا کئی طرح ہوتا ہے کبھی صاف زبان سے ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا قرآن پڑھا۔ ہم رات کو اٹھے تھے کبھی اور باتوں میں ملا ہوتا ہے مثلاً کہیں بدؤوں کا ذکر ہو رہا تھا کسی نے کہا کہ نہیں صاحب سب باتیں غلط ہیں ہمارے ساتھ تو ایسا ایسا برتاؤ ہوا۔ تو اب بات تو ہوئی اور کچھ لیکن اس میں یہ بھی سب نے جان لیا کہ انہوں نے حج کیا ہے کبھی کام کرنے سے ہوتا ہے جیسے دکھلاوے کی نیت سے سب کی روبرو تسبیح لے کر بیٹھ گئی یا کبھی کام کے سنوارنے سے ہوتا ہے جیسے کسی کی عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پڑھتی ہے مگر چار عورتوں کے سامنے ذرا سنوار سنوار کر پڑھنا شروع کر دیا۔ کبھی صورت شکل سے ہوتا ہے جیسے آنکھیں بند کرکے گردن جھکا کر بیٹھ گئی جس میں دیکھنے والے سمجھیں کہ بڑی اللہ والی ہیں ہر وقت اسی دھیان میں ڈوبی رہتی ہیں۔ رات کو بہت جاگی ہیں نیند سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں اسی طرح یہ دکھلاوا اور کئی طور پر ہوتا ہے اور جس طرح بھی ہو بہت برا ہے۔ قیامت میں ایسے نیک کاموں پر جو دکھلاوے کے لئے ہوں ثواب کے بدلے الٹا عذاب دوزخ کا ہوگا۔ علاج اسکا وہی ہے جو کہ نام اور تعریف چاہنے کا علاج ہے جسکو ہم اوپر لکھ چکے ہیں کیونکہ دکھلاوا اسی واسطے ہوتا ہے کہ میرا نام ہو، اور میری تعریف ہو۔

باب ۳۱ ضروری بتلانے کے قابل بات

ان بری باتوں کے جو علاج بتلائے گئے ہیں ان کو دو چار بار برت لینے سے کام نہیں چلتا۔ اور یہ برائیاں نہیں دور ہوتیں مثلاً

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

غصے کو دو چار بار روک لیا تو اس سے اس بیماری کی جڑ نہیں گئی یا ایک آدھ بار غصہ نہ آیا تو اس دھوکے میں نہ آئے کہ میرا نفس سنور گیا ہے بلکہ بہت دنوں تک ان علاجوں کو برتے۔ اور جب غفلت ہو جائے افسوس اور رنج کرے اور آگے کو خیال رکھے۔ مدتوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان برائیوں کی جڑ جاتی رہے گی۔

باب ۳۲ ایک اور ضروری کام کی بات

نفس کے اندر کی جتنی برائیاں ہیں اور ہاتھ پاؤں سے جتنے گناہ ہوتے ہیں ان کے علاج کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ جب نفس سے کوئی شرارت اور برائی یا گناہ کا کام ہو جائے اسکو کچھ سزا دیا کرے اور دو سزائیں آسان ہیں کہ ہر شخص کر سکتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ اپنے ذمہ کچھ آنہ دو آنے روپیہ دو روپے جیسی حیثیت ہو جرمانے کے طور پر ٹھیرا لے۔ جب کبھی کوئی بری بات ہو جایا کرے وہ جرمانہ غریبوں کو بانٹ دیا کرے۔ اگر پھر ہو پھر اسی طرح کرے۔ دوسری سزا یہ ہے کہ ایک دو وقت کھانا نہ کھایا کرے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اگر کوئی ان سزاؤں کو نباہ کر برتے انشاء اللہ تعالیٰ سب برائیاں چھوٹ جائیں۔ آگے اچھی باتوں کا بیان ہے جن سے دل سنورتا ہے۔

باب ۳۳ توبہ اور اُس کا طریقہ

توبہ ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو آدمی اپنی حالت میں غور کرے گا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی گناہ کی ہو ہی جاتی ہے ضرور توبہ کو ہر وقت ضروری سمجھے گا۔ طریقہ اسکے حاصل کرنے کا یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو جو عذاب کے ڈراوے گناہوں پر آئے ہیں انکو یاد کرے اور سوچے اس سے گناہ پر دل دکھے گا۔ اسوقت چاہیئے کہ زبان سے بھی توبہ کرے اور جو نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اسکو قضا بھی کرے۔ اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہیں اُن سے معاف بھی کرا لے یا ادا کرے اور جو ویسے ہی گناہ ہوں اُن پر خوب کڑھے اور رونے کی شکل بنا کر خدائے تعالیٰ سے خوب معافی مانگے۔

باب ۳۴ خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اُس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ اور خوف ایسی اچھی چیز ہے کہ آدمی اسکی بدولت گناہوں سے بچتا ہے۔ طریقہ اسکا وہی ہے جو طریقہ توبہ کا ہے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

باب ۳۵ اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھنا اور اُس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اور اُمید ایسی اچھی چیز ہے کہ اس سے نیک کاموں کیلئے دل بڑھتا ہے اور توبہ کرنے کی ہمت ہوتی ہے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

باب صبر اور اُس کا طریقہ

نفس کو دین کی بات پر پابند رکھنا اور دین کے خلاف اس سے کوئی کام نہ ہونے دینا اسکو صبر کہتے ہیں۔ اور اسکے کئی موقعے ہیں۔ ایک موقع یہ ہے کہ آدمی چین امن کی حالت میں ہو۔ خدائے تعالیٰ نے صحت دی ہو۔ مال دولت عزت آبرو، نوکر چاکر، اولاد، گھربار، ساز و سامان دیا ہو۔ ایسے وقت کا صبر یہ ہے کہ دماغ خراب نہ ہو۔ خدائے تعالیٰ کو نہ بھول جائے۔ غریبوں کو حقیر نہ سمجھے ان کے ساتھ نرمی اور احسان کرتا رہے، دوسرا موقع عبادت کا وقت ہے کہ اسوقت نفس سستی کرتا ہے جیسے نماز کے لئے اٹھنے میں یا نفس کنجوسی کرتا ہے جیسے زکوٰۃ خیرات دینے میں ایسے موقع میں تین طرح کا صبر درکار ہے۔ ایک عبادت سے پہلے کہ نیت درست رکھے اللہ ہی کے واسطے وہ کام کرے نفس کی کوئی غرض نہ ہو۔ دوسرے عبادت کے وقت کم ہمتی نہ ہو جس طرح اس عبادت کا حق ہے اسی طرح ادا کرے۔ تیسرے عبادت کے بعد کہ اسکو کسی کے روبرو ذکر نہ کرے۔ تیسرا موقع گناہ کا وقت ہے۔ اسوقت کا صبر یہ ہے کہ نفس کو گناہ سے روکے۔ چوتھا موقع وہ وقت ہے کہ اس شخص کو کوئی مخلوق تکلیف پہنچائے برا بھلا کہے اسوقت کا صبر یہ ہے کہ بدلہ نہ لے خاموش ہو جائے۔ پانچواں موقع مصیبت اور بیماری اور مال کے نقصان یا کسی عزیز قریب کے مر جانے کا ہے۔ اسوقت کا صبر یہ ہے کہ زبان سے خلاف شرع کلمہ نہ کہے، بیان کے نزدیکے طریقہ سب قسم کے صبر کا یہ ہے کہ ان سب موقعوں کے ثواب کو یاد کرے اور سمجھے کہ یہ سب باتیں میرے فائدے کے واسطے ہیں اور سوچے کہ بے صبری کرنے سے تقدیر تو ٹلتی نہیں۔ ناحق ثواب بھی کیوں کھویا جائے۔

باب ۳۷ شکر اور اُس کا طریقہ

خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے خوش ہو کر خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہونا اور اس محبت سے یہ شوق ہونا کہ جب وہ ہم کو ایسی ایسی نعمتیں دیتے ہیں تو ان کی خوب عبادت کرو اور ایسی نعمت دینے والے کی نافرمانی بڑے شرم کی بات ہے۔ یہ خلاصہ ہے شکر کا۔ یہ ظاہر ہے کہ بندے پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہیں اگر کوئی مصیبت بھی ہے تو اُس میں بھی بندے کا فائدہ ہے تو وہ بھی نعمت ہے۔ جب ہر وقت نعمت ہے تو ہر وقت دل میں یہ خوشی اور محبت رہنا چاہیئے کہ کبھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بجالانے میں کمی نہ کرنی چاہیئے۔ طریقہ اسکا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے۔

لہ کیونکہ اس پر صبر کرنے سے ثواب بھی ہوتا ہے اور نفس کی اصلاح بھی ہوتی ہے کہ وہ ذلیل ہوتا ہے اور کبھی کوئی عمدہ عوض دنیا میں بھی مل جاتا ہے

10 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۳۸

خدائے تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ

یہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ بدون خدائے تعالیٰ کے ارادے کے نہ کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے نہ نقصان پہنچ سکتا ہے اس واسطے ضرور ہوا کہ جو کام کرے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرے نظر خدائے تعالیٰ پر رکھے اور کسی مخلوق سے زیادہ امید نہ رکھے نہ کسی سے زیادہ ڈرے یہ سمجھ لے کہ بدون خدا کے چاہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسکو بھروسہ اور توکل کہتے ہیں طریقہ اسکا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کو اور مخلوق کے ناچیز ہونے کو خوب سوچا اور یاد کیا کرے۔

باب ۳۹

خدائے تعالیٰ سے محبت کرنا اور اس کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کی طرف دل کا کھنچنا اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سنکر اور انکے کاموں کو دیکھ کر دل کو مزہ آنا یہ محبت ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ اللہ کا نام بہت کثرت سے پڑھا کرے اور انکی خوبیوں کو یاد کیا کرے اور انکو جو بندے کے ساتھ محبت ہے اسکو سوچا کرے۔

باب ۴۰

خدائے تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اسکا طریقہ

جب مسلمان کو یہ معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ہوتا ہے سب میں بندے کا فائدہ اور ثواب ہے تو ہر بات پر راضی رہنا چاہیئے۔ نہ گھبراوے نہ شکایت حکایت کرے طریقہ اسکا اسی بات کا سوچنا ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے سب بہتر ہے۔

باب ۴۱

صدق یعنی سچی نیت اور اس کا طریقہ

دین کا جو کوئی کام کرے اسمیں کوئی دنیا کا مطلب نہ ہو نہ تو دکھلاوا ہو نہ ایسا کوئی مطلب ہو جیسے کسی کے پیٹ میں گرانی ہے اس نے کہا لاؤ روزہ رکھ لیں روزے کا روزہ ہو جائے گا اور پیٹ ہلکا ہو جائیگا یا نماز کے وقت پہلے سے وضو ہو مگر گرمی بھی ہے اسلئے وضو تازہ کر لیا کہ وضو بھی تازہ ہو جائے گا اور ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو جائینگے۔ یا کسی سائل کو دیا کہ اسکے تقاضے سے جان بچی اور یہ بلا ٹلی۔ یہ سب باتیں سچی نیت کے خلاف ہیں طریقہ اسکا یہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا کرے اگر کسی ایسی بات کا اسمیں میل پاوے اس سے دل کو صاف کرلے۔

باب ۴۲

مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان رکھنا اور اس کا طریقہ

دل سے ہر وقت دھیان رکھے کہ اللہ تعالیٰ کو میرے سب حالوں کی خبر ہے ظاہر کی بھی اور دل کی بھی اگر برا کام ہوگا یا برا خیال لایا جائے گا شاید اللہ تعالیٰ دنیا میں یا آخرت میں سزا دیں تو ویسے عبادت کے وقت یہ دھیان جمائے کہ وہ میری عبادت کو دیکھ رہے ہیں اچھی طرح بجالانا چاہیئے۔ طریقہ اسکا یہی ہے کہ کثرت سے ہر وقت یہ سوچا کرے تھوڑے دنوں میں اسکا دھیان بندھ جائے گا پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بات اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگی۔

باب ۴۳

قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانے کا طریقہ

قاعدہ ہے کہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ ہم کو تھوڑا سا قرآن سناؤ دیکھیں کیسا پڑھتی ہو تو اسوقت جہاں تک ہو سکتا ہے خوب بنا سنوار کر سنبھال کر پڑھتی ہو اب یوں کیا کرو کہ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو پہلے دل میں یہ سوچ لیا کرو کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ہم سے فرمائش کی ہے کہ ہم کو سناؤ کیسا پڑھتی ہو اور یوں سمجھو کہ اللہ تعالیٰ خوب سن رہے ہیں اور یوں خیال کرو کہ جب آدمی کے کہنے سے بنا سنوار کر پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے جو پڑھتے ہیں اسکو تو خوب ہی سنبھال سنبھالکر پڑھنا چاہیئے۔ یہ سب باتیں سوچکر اب پڑھنا شروع کرو۔ اور جب تک پڑھتی رہو یہی باتیں خیال میں رکھو۔ اور جب پڑھنے میں بگاڑ ہونے لگے یا دل ادھر اُدھر بٹنے لگے تو تھوڑی دیر کے لیے پڑھنا موقوف کرکے ان باتوں کو سوچنے کو پھر تازہ کر لو انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقے سے صحیح اور صاف بھی پڑھا جائے گا اور دل بھی ادھر متوجہ رہے گا۔ اگر ایک مدت تک اسی طرح پڑھوگی تو پھر آسانی سے دل لگنے لگے گا۔

باب ۴۴

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وَبِحَمْدِكَ کہہ رہی ہوں پھر دھیان کرو کہ اب وَتَبَارَكَ اسْمُكَ منہ سے نکل رہا ہے۔ اسی طرح ہر لفظ پر الگ الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو، پھر رکوع میں، اسی طرح ہر دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کو سوچ سوچ کر کہو غرض منہ سے جو نکلے ادھیان بھی اُدھر رکھو ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا۔ پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئے گا۔

باب ۴۵

پیری مریدی کا بیان

مُرید ہونے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں اُن کے برتاؤ

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اسکا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دُوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعضی دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو اسکی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بُری بات کی، پیر سے شرمندگی ہوگی۔

تیسرا فائدہ یہ کہ پیر سے اعتقاد اور محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اسکا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا۔ پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے۔ اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس سے مرید نہ ہوں۔ ایک یہ کہ وہ دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلافِ شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھے ہیں ویسے اسکے عقیدے ہوں جو جو مسئلے اور دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو تیسرے کمانے کھانے کے لئے پیری مریدی نہ کرتا ہو۔ چوتھے کسی ایسے بزرگ کا مرید ہو جس کو اکثر اچھے لوگ بزرگ سمجھتے ہوں پانچویں اس پیر کو بھی اچھے لوگ اچھا کہتے ہوں چھٹے اسکی تعلیم میں یہ اثر ہو کہ دین کی محبت اور شوق پیدا ہو جاوے یہ بات اسکے اور مریدوں کا حال دیکھنے سے معلوم ہو جاتے گی۔ اگر دس مریدوں میں پانچ چھ مرید بھی اچھے ہوں تو سمجھو کہ یہ پیر تاثیر والا ہے۔ اور ایک آدھ مرید کے بُرے ہونے سے شبہ مت کرو۔ اور تم نے جو سُنا ہو گا کہ بزرگوں میں تاثیر ہوتی ہے وہ تاثیر یہی ہے۔ اور دُوسری تاثیروں کو مت دیکھنا کہ وہ جو کہہ دیتے ہیں اسی طرح ہوتا ہے، وہ ایک چھو کر دیتے ہیں تو بیماری جاتی رہتی ہے وہ جس کام کے لئے تعویذ دیتے ہیں وہ کام مرضی کے موافق ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی توجہ دیتے ہیں کہ آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ ان تاثیروں سے کبھی دھوکا مت کھانا ساتویں اس پیر میں یہ بات ہو کہ دین کی نصیحت کرنے میں مریدوں کا لحاظ نہ کرتا ہو۔ بیجا بات سے روک دیتا ہو جب کوئی ایسا پیر مل جائے تو اگر تم کنواری ہو تو ماں باپ سے پوچھ کر، اور اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو شوہر سے پوچھ کر اچھی نیت سے یعنی خالص دین کے درست کرنے کی نیت سے مُرید ہو جاؤ۔ اور اگر یہ لوگ کسی مصلحت سے اجازت نہ دیں تو مرید ہونا فرض تو ہے نہیں مُرید مت ہو۔ البتہ دین کی راہ پر چلنا فرض ہے بدون مرید ہوئے بھی اس راہ پر چلتی رہو۔

باب ۴۶

اب پیری مریدی کے متعلق بعضی باتوں کی تعلیم کی جاتی ہے

تعلیم ۱۔ پیر کا خوب ادب رکھے۔ اللہ کے نام لینے کا طریقہ وہ جس طرح بتلائے اُس کو نباہ کر کرے۔ اُس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ مجھ کو جتنا فائدہ دل کے درست ہونے کا اس سے پہنچ سکتا ہے اتنا اس زمانے کے کسی بزرگ[1] سے نہیں پہنچ سکتا۔

تعلیم ۲۔ اگر مرید کا دل ابھی اچھی طرح نہیں سنورا تھا کہ پیر کا انتقال ہو گیا تو دوسرے کامل پیر سے جس میں اُوپر کی سب باتیں ہوں مُرید ہو جائے۔

تعلیم ۳۔ کسی کتاب میں کوئی وظیفہ یا کوئی فقیری کی بات دیکھ کر اپنی عقل سے کچھ نہ کرے پیر سے پُوچھ لے اور جو کوئی نئی بات بھلی یا بُری دل میں آئے یا کسی بات کا ارادہ پیدا ہو پیر سے دریافت کرلے۔

تعلیم ۴۔ پیر سے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہونے کے وقت اسکے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے، رُومال یا کسی اور کپڑے سے یا خالی زبان سے مریدی درست ہے۔

تعلیم ۵۔ اگر غلطی سے کسی خلافِ شرع پیر سے مرید ہو جائے یا پہلے وہ شخص اچھا تھا اب بگڑ گیا تو مریدی توڑ ڈالے اور کسی اچھے بزرگ سے مُرید ہو جائے لیکن اگر کوئی ہلکی سی بات کبھی کبھار پیر سے ہو جائے تو یوں سمجھے کہ آخر یہ بھی آدمی ہے فرشتہ تو ہے نہیں۔ اس سے غلطی ہو جو توبہ سے معاف ہو سکتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں اعتقاد خراب نہ کرے البتہ اگر وہ اس بیجا بات پر جم جائے تو پھر مریدی توڑ دے۔

تعلیم ۶۔ پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اسکو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

تعلیم ۷۔ فقیری کی جو ایسی کتابیں ہیں کہ ان کا ظاہری مطلب خلافِ شرع ہے ایسی کتابیں کبھی نہ دیکھے۔ اسی طرح جو شعر اشعار خلافِ شرع ہیں ان کو کبھی زبان سے نہ پڑھے۔

تعلیم ۸۔ بعضے فقیر کہا کرتے ہیں کہ شرع کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ یہ فقیر گمراہ ہیں۔ ان کو جھوٹا سمجھنا فرض ہے۔

تعلیم ۹۔ اگر پیر کوئی بات خلافِ شرع بتلائے اُس پر عمل درست نہیں۔ اگر وہ اس پر ہٹ کرے تو اُس سے مریدی توڑ دے۔

تعلیم ۱۰۔ اگر اللہ کا نام لینے کی برکت سے دل میں کوئی اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے خواب نظر آئیں یا جاگتے میں کوئی آواز یا روشنی معلوم ہو تو بجز اپنے پیر کے کسی سے ذکر نہ کرے نہ کبھی اپنے وظیفوں اور عبادت کا کسی سے اظہار کرے کیونکہ ظاہر کرنے سے وہ دولت جاتی رہتی ہے۔

تعلیم ۱۱۔ اگر پیر نے کوئی وظیفہ یا ذکر بتلایا اور کچھ مدت تک اسکا اثر یا مزہ دل پر کچھ معلوم نہ ہوا تو اس سے تنگدل یا پیر سے بداعتقاد نہ ہو بلکہ یوں سمجھے کہ بڑا اثر یہی ہے کہ اللہ کا نام لینے کا دل میں ارادہ پیدا ہوتا ہے اور اس نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور ایسے اثر کا کبھی دل میں خیال نہ لائے کہ مجھ کو خواب میں بزرگوں کی زیارت ہوا کرے مجھ کو ہونے والی باتیں معلوم ہو جایا کریں مجھ کو خوب رونا آیا کرے مجھ کو عبادت میں ایسی بیہوشی ہو جائے کہ دوسری چیزوں کی خبر ہی نہ رہے کبھی کبھی یہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اگر ہو جائیں تو خدائے تعالیٰ کا شکر بجالائے۔ اور اگر نہ ہوں یا ہو کر کم ہو جائیں یا جاتی رہیں تو غم نہ کرے البتہ نماز روزہ شرع کی پابندی میں کمی ہونے لگے یا گناہ ہونے لگیں یہ بات البتہ غم کی ہے۔ جلدی ہمت کر کے اپنی حالت درست کرے

[1] لیکن کسی دوسرے بزرگ کی توہین ہرگز نہ کرے ۱۲۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

اور پیر کو اطلاع دے اور وہ جو بتلائیں اس پر عمل کرے۔

تعلیم ۱۲۔ دُوسرے بزرگوں کی یا دوسرے خاندان[1] کی شان میں گستاخی نہ کرے نہ اور جگہ کے مریدوں سے یُوں کہے کہ ہمارے پیر تمہارے پیر سے یا ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے بڑھ کر ہے ان فضول باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے۔

تعلیم ۱۳۔ اگر اپنی کسی پیر بہن پر پیر کی مہربانی زیادہ ہو یا اسکو وظیفہ وذکر سے زیادہ فائدہ ہو تو اُس پر حسد نہ کرے۔

باب ۳ مُرید کو بلکہ ہر مُسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے

۱۔ ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پُوچھ پاچھ کر۔

۲۔ سب گناہوں سے بچے۔

۳۔ اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔

۴۔ کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان سے یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے۔ کسی کی بُرائی نہ کرے۔

۵۔ مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے، نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے۔

۶۔ اگر اسکی خطا پر کوئی ٹوکے تو اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کرلے۔

۷۔ بدون سخت ضرورت کے سفر نہ کرے سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں۔ بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں۔ وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے وقت پر کوئی کام نہیں ہوتا۔

۸۔ بہت نہ ہنسے، بہت نہ بولے۔ خاصکر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

۹۔ کسی سے جھگڑا تکرار نہ کرے۔

۱۰۔ شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔

۱۱۔ عبادت میں سستی نہ کرے۔

۱۲۔ زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

۱۳۔ اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے، سب کی خدمت کرے، بڑائی نہ جتلائے۔

۱۴۔ اور امیروں سے تو بہت ہی کم ملے۔

۱۵۔ بددین آدمی سے دُور بھاگے۔

[1] پیروں کے بہت سے خاندان ہیں جیسے چشتی، نقشبندی، قادری وغیرہ ۱۲ محشی

۱۶۔ دُوسروں کا عیب نہ ڈھونڈے کسی پر بدگمانی نہ کرے اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور اُن کی درستی کیا کرے۔

۱۷۔ نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔

۱۸۔ دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے کسی وقت غافل نہ ہو۔

۱۹۔ اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے، دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

۲۰۔ بات نرمی سے کرے۔

۲۱۔ سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرلے اور پابندی سے اسکو نباہے۔

۲۲۔ جو کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے، پریشان نہ ہو اور یُوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔

۲۳۔ ہر وقت دل میں دُنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کا ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔

۲۴۔ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے، خواہ دُنیا کا یا دین کا۔

۲۵۔ کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے، نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

۲۶۔ خدائے تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے، نہ کسی کی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔

۲۷۔ خدائے تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔

۲۸۔ نعمت تھوڑی ہو یا بہت اُس پر شکر بجالائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

۲۹۔ جو اسکی حکومت میں ہیں اُن کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔

۳۰۔ کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسکو چھپائے۔ البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو اور تمکو معلوم ہو جائے تو اُس شخص سے کہہ دو۔

۳۱۔ مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔

۳۲۔ نیک صحبت اختیار کرے۔

۳۳۔ ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔

۳۴۔ موت کو یاد رکھے۔

۳۵۔ کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے، جو نیکی یاد آئے اُس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے۔

۳۶۔ جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

۳۷۔ جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

۳۸۔ شرم و حیا اور بُردباری سے رہے۔

13 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

۳۹۔ ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

۴۰۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

باب ۴۸ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیثوں سے بعضے نیک کاموں کے ثواب کا اور بُری باتوں کے عذاب کا بیان تاکہ نیکیوں کی رغبت ہو اور برائیوں سے نفرت ہو،

نیّت خالص رکھنا

۱۔ ایک شخص نے پکار کر پُوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ایمان کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا نیّت کو خالص رکھنا۔

ف۔ مطلب یہ ہے کہ جو کام کرے خدا کے واسطے کرے۔

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ سارے کام نیّت کے ساتھ ہیں۔

ف۔ مطلب یہ کہ اچھی نیّت ہو تو نیک کام پر ثواب ملتا ہے ورنہ نہیں ملتا۔

باب ۴۹ دکھلاوے کے واسطے کوئی کام کرنا

۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص سنانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالےٰ قیامت میں اسکے عیب سنوائیں گے۔ اور جو شخص دکھلانے کے واسطے کوئی کام کرے اللہ تعالےٰ قیامت میں اسکے عیب دکھلائینگے۔

۴۔ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ تھوڑا سا دکھلاوا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

باب ۵۰ قرآن و حدیث کے حکم پر چلنا

۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس وقت میری اُمت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے اُسوقت جو شخص میرے طریقے کو تھامے رہے اُس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملیگا۔

۶۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اسکو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک تو اللہ تعالےٰ کی کتاب یعنی قرآن۔ دُوسرے نبی کی سُنّت یعنی حدیث۔

باب ۵۱ نیک کام کی راہ نکالنا یا بُری بات کی بنیاد ڈالنا

۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص نیک راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اس کا ثواب بھی ملیگا اور جتنوں نے اُسکی پیروی کی ہے اُن سب کے برابر بھی اسکو ثواب ملے گا اور اُن کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی، اور جو شخص بُری راہ نکالے، پھر اور لوگ اس راہ پر چلیں تو اس شخص کو خود اسکا بھی گناہ ہوگا اور جتنوں نے اُسکی پیروی کی ہے اُن سب کے برابر بھی اُس کو گناہ ہوگا۔ اور اُن کے گناہ میں بھی کمی نہ ہوگی۔

ف۔ مثلاً کسی نے اپنی اولاد کی شادی میں رسمیں موقوف کر دیں یا کسی بیوہ نے نکاح کر لیا اور اسکی دیکھا دیکھی اوروں کو بھی ہمت ہوئی تو اس شروع کرنے والی کو ہمیشہ ثواب ہوا کرے گا۔

باب ۵۲ دین کا علم ڈھونڈنا

۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسکو دین کی سمجھ دے دیتے ہیں

ف۔ یعنی مسئلے مسائل کی تلاش اور شوق اسکو ہو جاتا ہے۔

باب ۵۳ دین کا مسئلہ چھپانا

۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس سے کوئی دین کی بات پوچھی جائے اور وہ اسکو چھپا لیوے تو قیامت کے دن اُسکو آگ کی لگام پہنائی جائیگی۔

ف۔ اگر تم سے کوئی مسئلہ پُوچھا کرے اور تم کو خوب یاد ہو تو سستی اور انکار مت کیا کرو اچھی طرح سمجھا دیا کرو۔

باب ۵۴ مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا

۱۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جس قدر علم ہوتا ہے وہ علم والے پر وبال ہوتا ہے بجز اُس شخص کے جو اسکے موافق عمل کرے۔

ف۔ دیکھو کبھی برادری کے خیال سے یا نفس کی پیروی سے مسئلہ کے خلاف نہ کرنا۔

باب ۵۵ پیشاب سے احتیاط نہ کرنا

۱۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے پیشاب سے خوب احتیاط رکھا کرو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۵۶ وضو اور غسل میں خوب خیال سے پانی پہنچانا

۱۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن حالتوں میں نفس کو ناگوار ہو ایسی حالت میں وضو اچھی طرح کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔

ف ناگواری کبھی سستی سے ہوتی ہے کبھی سردی سے۔

باب ۵۷ مسواک کرنا

۱۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعتیں مسواک کر کے پڑھنا ان ستر رکعتوں سے افضل ہیں جو بے مسواک کئے پڑھی جائیں۔

باب ۵۸ وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کر چکے تھے مگر ایڑیاں کچھ خشک رہ گئی تھیں تو آپ نے فرمایا بڑا عذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا۔

ف۔ انگوٹھی چھلا چوڑیاں چھڑے اچھی طرح ہلا کر پانی پہنچایا کرو اور جاڑوں میں اکثر پاؤں سخت ہو جاتے ہیں خوب پانی سے تر کیا کرو۔ اور بعضی عورتیں منہ سامنے سامنے سے دھو لیتی ہیں کانوں تک نہیں دھوتیں ان سب باتوں کا خیال رکھو۔

باب ۵۹ عورتوں کا نماز کیلئے باہر نکلنا

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کیلئے سب سے اچھی مسجد اُن کے گھروں کے اندر کا درجہ ہے۔

ف معلوم ہوا کہ مسجدوں میں عورتوں کا جانا اچھا نہیں اس سے یہ بھی سمجھو کہ نماز کے برابر کوئی چیز نہیں جب اسکے لئے گھر سے نکلنا اچھا نہیں سمجھا گیا تو فضول ملنے ملانے کو یا رسموں کے پورا کرنے کو گھر سے نکلنا تو کتنا برا ہو گا۔

باب ۶۰ نماز کی پابندی

۱۶۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے کے سامنے ایک گہری سی نہر بہتی ہو اور وہ اسمیں پانچ وقت نہایا کرے۔

ف مطلب یہ کہ جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہ رہیگا۔ اسی طرح جو شخص پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھے اسکے سارے گناہ دُھل جاویں گے۔

۱۷۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا۔

باب ۶۱ اوّل وقت نماز پڑھنا

۱۸۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشی ہوتی ہے۔

ف بیبیو تم کو جماعت میں جانا تو ہے ہی نہیں پھر کیوں دیر کیا کرتی ہو۔

باب ۶۲ نماز کو بری طرح پڑھنا

۱۹۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بے وقت نماز پڑھے اور وضو اچھی طرح نہ کرے اور جی لگا کر نہ پڑھے اور رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے تو وہ نماز کالی بے نور ہو کر جاتی ہے اور یوں کہتی ہے کہ خدا تجھے برباد کرے جیسا تو نے مجھ کو برباد کیا۔ یہاں تک کہ جب اپنی خاص جگہ پر پہنچتی ہے جہاں اللہ کو منظور ہو تو پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر ماری جاتی ہے۔

ف بیبیو نماز تو اسی واسطے پڑھتی ہو کہ ثواب ہو پھر اس طرح کیوں پڑھتی ہو کہ اور الٹا گناہ ہو۔

باب ۶۳ نماز میں اوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا

۲۰۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نماز میں اوپر مت دیکھا کرو کبھی تمہاری نگاہ چھین لی جائے۔

۲۱۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر دیکھے اللہ تعالیٰ اسکی نماز کو اسی پر الٹا ہٹا دیتے ہیں

ف یعنی قبول[ع] نہیں کرتے۔

ع یعنی پورا ثواب نہیں ملتا ۱۲ مرقاۃ

باب ۶۴ نماز پڑھتے کے سامنے سے نکل جانا

۲۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس[۴۰] برس تک کھڑا رہنا اسکے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔

ف۔ لیکن اگر نمازی کے سامنے ایک ہاتھ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی چیز کھڑی ہو تو اس چیز کے سامنے سے گذرنا درست ہے۔

باب ۶۵ نماز کو جان کر قضا کر دینا

۲۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز کو چھوڑ دے وہ جب خدائے تعالیٰ کے پاس جائے گا تو وہ غضبناک ہوں گے۔

15 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب — قرض دے دینا

۲۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے شبِ معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصے دیا جاتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے۔

باب — غریب قرضدار کو مہلت دے دینا

۲۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تب ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اُتنا روپیہ خیرات دے دیا اور جب اسکا وقت آجائے اور پھر مہلت دے تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اُتنے روپے سے دونا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔

باب — قرآن مجید پڑھنا

۲۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھتا ہے اسکو ایک حرف پر ایک نیکی ملتی ہے اور نیکی کا قاعدہ ہے کہ اسکے بدلے دس حصے ملتے ہیں اور میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے اور ل ایک حرف اور م ایک حرف تو اس حساب سے تین حرفوں پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

باب — اپنی جان یا اولاد کو کوسنا

۲۷ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ تو اپنے لئے بددعا کیا کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے اور نہ اپنے خدمت کرنے والے کے لئے اور نہ اپنے مال و متاع کے لئے کبھی ایسا نہ ہو کہ تمہارے کوسنے کے وقت قبولیت کی گھڑی ہو کہ جس میں خدا سے جو مانگو اللہ تعالیٰ وہی کر دیں۔

باب — حرام مال کمانا اور اس سے کھانا پہننا

۲۸ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گوشت اور خون حرام مال سے بڑھا ہوگا وہ بہشت میں نہ جائے گا دوزخ ہی اسکے لائق ہے۔

۲۹ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کوئی کپڑا دس درہم کو خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اسکے بدن پر رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ کرینگے۔ ف ایک درہم چونی سے کچھ زائد ہوتا ہے۔

باب — دھوکا کرنا

۳۰ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہم لوگوں سے دھوکہ بازی کرے وہ ہم سے باہر ہے۔

ف خواہ کسی چیز کے بیچنے میں دھوکا ہو یا اور کسی معاملے میں سب بُرے ہیں۔

باب — قرض لینا

۳۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اسکے ذمہ کسی کا کوئی درہم یا دینار رہ گیا ہو تو وہ اسکی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا جہاں نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا۔

ف دینار سونے کا دس درہم کی قیمت کا ہوتا ہے۔

۳۲ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قرض دو طرح کا ہوتا ہے جو شخص مر جائے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اسکا مددگار رہوں اور جو شخص مر جائے اور اسکی نیت ادا کرنے کی نہ ہو اس شخص کی نیکیوں سے لے لیا جاویگا۔ اور اس روز دینار درہم کچھ نہ ہوگا۔

ف ۔ مددگار کا مطلب یہ ہے کہ میں اسکا بدلہ اُتار دونگا۔

باب — مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا

۳۳ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقدور والے کا ٹالنا ظلم ہے۔

ف جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ قرض والی کو یا جسکی مزدوری چاہتی ہو اسکو خواہ دوڑاتی ہیں جھوٹے وعدے کرتی ہیں کہ کل آنا پرسوں آنا۔ اپنے سارے خرچ چلے جاتے ہیں مگر کسی کا حق دینے میں بے پرواہی کرتی ہیں۔

باب — سود لینا دینا

۳۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

باب — کسی کی زمین دبا لینا

۳۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ناحق دبا لے اسکے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جاوے گا۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ٧٦ مزدوری کا فوراً دے دینا

٣٦- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مزدور کو اُسکے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دیا کرو۔

٣٧- اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں پر میں خود دعویٰ کروں گا۔ اُن میں سے ایک وہ شخص بھی ہے کہ کسی مزدور کو کام پر لگا کر اس سے کام پُورا لے لیا اور اسکی مزدوری نہ دی۔

باب ٧٧ اَولاد کا مَر جانا

٣٨- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو میاں بیوی مسلمان ہوں اور اُن کے تین بچے مر جاویں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے بہشت میں داخل کرینگے۔ بعضوں نے پُوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر دو مرے ہوں آپنے فرمایا کہ دو میں بھی یہ ثواب ہے۔ پھر ایک نے پوچھا آپنے ایک میں بھی یہی فرمایا۔ پھر آپنے فرمایا قسم کھاتا ہوں اس ذاتِ پاک کی جسکے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو آنول نال سے پکڑ کر بہشت کی طرف کھینچ کر لیجائیگا جبکہ ماں نے ثواب کی نیت کی ہو۔

ف- یعنی ثواب کا خیال کر کے صبر کیا ہو۔

باب ٧٨ غیر مَردوں کے روبرو عورت کا عِطر لگانا

٣٩- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اگر عطر لگا کر غیر مردوں کے پاس سے گذرے تو وہ ایسی ایسی ہو یعنی بدکار ہے۔

ف- جہاں دیور، جیٹھ، بہنوئی، چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کا آنا جانا ہو عطر نہ لگائے۔

باب ٧٩ عورت کا باریک کپڑا پہننا

٤٠- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی عورتیں نام کو تو کپڑا پہنتی ہیں اور واقع میں ننگی ہیں ایسی عورتیں بہشت میں نہ جائیں گی اور نہ اُسکی خوشبو سونگھنے پائیں گی۔

باب ٨٠ عورتوں کو مَردوں کی سی وضع اور صُورت بنانا

٤١- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کا سا پہناوا پہنے۔

ف- ہمارے ملک میں کھڑا جوتا یا اچکن مردوں کی وضع ہے عورت کو ان چیزوں کا پہننا حرام ہے۔

باب ٨١ شان دِکھلانے کو کپڑا پہننا

٤٢- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی دنیا میں نام و نمود کے واسطے کپڑا پہنے خدا تعالیٰ اسکو قیامت میں ذلت کا لباس پہنا کر پھر اس میں دوزخ کی آگ لگا ئینگے۔

ف- مطلب یہ ہے کہ جو اس نیت سے کپڑا پہنے کہ میری خوب شان بڑھے سب کی نگاہ میرے ہی اُوپر پڑے۔ عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔

باب ٨٢ کِسی پر ظلم کرنا

٤٣- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پُوچھا کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کیسا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال اور متاع نہ ہو۔ آپنے فرمایا کہ میری اُمت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ کسی کو بُرا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھا لیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا۔ بس اسکی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں کچھ دُوسرے کو مل گئیں۔ اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اسکی نیکیاں ختم ہو چکیں تو اُن حقداروں کے گناہ لیکر اُس پر ڈالدیئے جائینگے اور اُسکو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

باب ٨٣ رحم اور شفقت کرنا

٤٤- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں پر رحم نہ کرے اللہ تعالےٰ اس پر رحم نہیں کرتے۔

باب ٨٤ اچھی بات دُوسروں کو بتلانا اور بُری بات سے منع کرنا

٤٥- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تم میں سے کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسکو ہاتھ سے مٹا دے۔ اور اتنا بس نہ چلے تو زبان سے منع کر دے اور اگر اسکا بھی مقدور نہ ہو تو دل سے بُرا سمجھے اور یہ دل سے بُرا سمجھنا ایمان کا ہارا درجہ ہے۔

ف- بیبیو اپنے بچوں اور نوکروں پر تمہارا پُورا اختیار ہے ان کو زبردستی نماز پڑھاؤ۔ اگر اُن کے پاس کوئی تصویر کاغذ کی یا مٹی چینی کی یا کپڑے کی دیکھو یا کوئی بیہودہ کتاب دیکھو فوراً توڑ پھوڑ دو ان کو ایسی چیزوں کے لئے یا آتشبازی اور کنکوے کے لئے دیوالی کی مٹھائی کے کھلونوں کے لئے پیسے مت دو۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۸۵ مُسلمان کا عیب چھپانا

۴۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اللہ تعالےٰ قیامت میں اسکا عیب چھپائینگے اور جو شخص مسلمان کا عیب کھولدے اللہ تعالےٰ اسکا عیب کھول دینگے یہانتک کہ کبھی اسکو گھر میں بیٹھے فضیحت اور رُسوا کر دیتے ہیں۔

باب ۸۶ کِسی کی ذلّت یا نقصان پر خوش ہونا

۴۷ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت پر خوشی ظاہر مت کرو اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم کرینگے اور تمکو اسمیں پھنسا دینگے۔

باب ۸۷ کِسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا

۴۸ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ پر عار دلاوے تو جب تک عار دلانے والا اس گناہ کو نہ کرلے گا اسوقت تک نہ مرے گا۔

ف یعنی جس گناہ سے اُسنے توبہ کرلی ہو پھر اسکو یاد دلا کر شرمندہ کرنا بُری بات ہے اور اگر توبہ نہ کی ہو تو نصیحت کے طور پر کہنا درست ہے لیکن اپنے آپ کو پاک سمجھ کر یا اسکو رُسوا کرنے کے واسطے کہنا پھر بھی بُرا ہے۔

باب ۸۸ چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا

۴۹ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ چھوٹے گناہوں سے بھی اپنے کو بہت بچانا کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے اُن کا مواخذہ کرنے والا بھی موجود ہے۔

ف۔ یعنی فرشتہ انکو بھی لکھتا ہے پھر قیامت میں حساب ہوگا اور عذاب کا ڈر ہے۔

باب ۸۹ ماں باپ کو خوش رکھنا

۵۰ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔

باب ۹۰ رِشتے داروں سے بدسلوکی کرنا

۵۱ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر جمعے کی رات میں تمام آدمیوں کے عمل اور عبادت درگاہ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں جو شخص رشتہ داروں سے بدسلوکی کرے اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

باب ۹۱ بے باپ کے بچّوں کی پرورش کرنا

۵۲ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور جو شخص یتیم کا خرچ اپنے ذمے رکھے بہشت میں اس طرح پاس پاس رہینگے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کرکے بتلایا۔ اور دونوں میں تھوڑا فاصلہ رہنے دیا۔

۵۳ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے واسطے پھیرے جتنے بالوں پر اسکا ہاتھ گذرا ہے اتنی ہی نیکیاں اسکو ملیں گی اور جو شخص کسی یتیم لڑکی یا لڑکے کے ساتھ احسان کرے جو کہ اسکے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اسطرح رہینگے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔

باب ۹۲ پڑوسی کو تکلیف دینا

۵۴ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے اُسنے مجھ کو تکلیف دی اور جسنے مجھ کو تکلیف دی اُسنے خدائے تعالےٰ کو تکلیف دی۔ اور جو شخص اپنے پڑوسی سے لڑا وہ مجھ سے لڑا اور جو مجھ سے لڑا وہ اللہ تعالےٰ سے لڑا۔

ف۔ مطلب یہ کہ بے وجہ یا ہلکی ہلکی باتوں پر اس سے رنج و تکرار کرنا بُرا ہے۔

باب ۹۳ مُسلمان کا کام کر دینا

۵۵ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے کام میں ہوتے ہیں۔

باب ۹۴ شرم اور بے شرمی

۵۶ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرم ایمان کی بات ہے اور ایمان بہشت میں پہنچاتا ہے اور بے شرمی بدخوئی کی بات ہے اور بدخوئی دوزخ میں لیجاتی ہے

ف لیکن دین کے کام میں شرم ہرگز مت کرو جیسے بیاہ کے دنوں میں یا سفر میں اکثر عورتیں نماز نہیں پڑھتیں

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ٩٥

خوش خلقی اور بد خلقی

٥٧ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش خلقی گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتی ہے جس طرح پانی نمک کے پتھر کو پگھلا دیتا ہے اور بد خلقی عبادت کو اس طرح خراب کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

٥٨ - اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب میں مجھ کو زیادہ پیارا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے نزدیکی والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں زیادہ مجھ کو بُرا لگنے والا اور آخرت میں سب میں زیادہ مجھ سے دُور رہنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بُرے ہوں۔

باب ٩٦

نرمی اور رُوکھا پن

٥٩ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور پسند کرتے ہیں نرمی کو اور نرمی پر ایسی نعمتیں دیتے ہیں کہ سختی پر نہیں دیتے۔

٦٠ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محروم رہا نرمی سے وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

باب ٩٧

کسی کے گھر میں جھانکنا

٦١ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک اجازت نہ لے کسی کے گھر میں جھانک کر نہ دیکھے اور اگر ایسا کیا تو یوں سمجھو کہ اندر ہی چلا گیا۔

ف - بعضی عورتوں کو ایسی شامت سوار ہوتی ہے کہ دولہا دلہن کو جھانک جھانک کر دیکھتی ہیں بڑی بے شرمی کی بات ہے حقیقت میں جھانکنے میں اور کواڑ کھول کر اندر چلے جانے میں کیا فرق ہے۔ بڑے گناہ کی بات ہے۔

باب ٩٨

کنسوئیں لینا یا باتیں کرنے والوں کے پاس جا گھسنا

٦٢ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کی باتوں کی طرف کان لگائے اور وہ لوگ ناگوار سمجھیں قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ چھوڑا جائے گا۔

باب ٩٩

غصّہ کرنا

٦٣ - ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا غصّہ مت کرنا اور تیرے لئے بہشت ہے۔

باب ١٠٠

بولنا چھوڑ دینا

٦٤ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے اور اسی حالت میں مر جائے وہ دوزخ میں جائے گا۔

باب ١٠١

کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا

٦٥ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہدے کہ او کافر تو ایسا گناہ ہے جیسے اسکو قتل کر دے۔

٦٦ - اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اسکو قتل کر ڈالنا۔

٦٧ - اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو اوّل وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اُترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اسکے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر نہیں تو اسکے کہنے والے پر پڑتی ہے۔

ف - بعضی عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور یا کسی چیز کو۔

باب ١٠٢

کسی مُسلمان کو ڈرا دینا

٦٨ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ دوسرے مسلمان کو ڈرا دے۔

٦٩ - اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان کی طرف ناحق اس طرح نگاہ بھر کر دیکھے کہ وہ ڈر جاوے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکو ڈرائینگے۔

ف - اور اگر کسی خطا و قصور پر ہو تو ضرورت کے موافق درست ہے۔

باب ١٠٣

مُسلمان کا عذر قبول کر لینا

٧٠ - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے سامنے عذر کرے اور وہ اسکے عذر کو قبول نہ کرے تو ایسا شخص میرے پاس حوض کوثر پر نہ آئے گا۔

ف - یعنی اگر کوئی تمہارا قصور کرے اور پھر وہ معاف کرا دے تو معاف کر دینا چاہیئے۔

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۱۰۴ غیبت کرنا

۷۲ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دُنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائے گا یعنی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اسکے پاس لائینگے اور اس سے کہا جائیگا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مُردہ کو بھی کھا پس وہ شخص اسکو کھائیگا اور ناک بھوں چڑھاتا جائے گا اور غل مچاتا جائے گا ـ

باب ۱۰۵ چغلی کھانا

۷۱ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغلخور جنت میں نہ جائے گا ـ

باب ۱۰۶ کسی پر بہتان لگانا

۷۳ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخیوں کے لہو اور پیپ جمع ہونے کی جگہ رہنے کو دینگے یہاں تک کہ اپنے کہے سے باز آئے اور توبہ کرے ـ

باب ۱۰۷ کم بولنا

۷۴ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چُپ رہتا ہے بہت آفتوں سے بچا رہتا ہے ـ

۷۵ ـ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اللہ کے ذکر کے اور باتیں زیادہ مت کیا کرو کیونکہ سوائے اللہ تعالےٰ کے ذکر کے بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے دُور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو ـ

باب ۱۰۸ اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا

۷۶ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے واسطے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکا رتبہ بڑھا دیتے ہیں اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسکی گردن توڑ دیتے ہیں

ف یعنی ذلیل کر دیتے ہیں ـ

باب ۱۰۹ اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا

۷۷ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا آدمی جنت میں نہ جائے گا جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا ـ

باب ۱۱۰ سچ بولنا اور جھوٹ بولنا

۷۸ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سچ بولنے کے پابند رہو کیونکہ سچ بولنا نیکی کی راہ دکھلاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں لیجاتے ہیں اور جھوٹ بولنے سے بچا کرو کیونکہ جھوٹ بولنا بدی کی راہ دکھلاتا ہے اور جھوٹ اور بدی دونوں دوزخ میں لیجاتے ہیں

باب ۱۱۱ ہر ایک کے منہ پر اسی کی سی بات کہنا

۷۹ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے دو منہ ہونگے قیامت میں اسکی دو زبانیں ہوں گی آگ کی

ف دو منہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اسکے منہ پر اسکی سی کہہ دی اور اُسکے منہ پر اُسکی سی کہہ دی ـ

باب ۱۱۲ اللہ کے سوا دوسرے کی قسم کھانا

۸۰ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اُسنے کفر کیا یا یُوں فرمایا کہ اُس نے شرک کیا ـ

ف جیسے بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ اس طرح قسم کھاتے ہیں تیری جان کی قسم اپنے دیدوں کی قسم اپنے بچے کی قسم یہ سب منع ہیں اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر ایسی قسم کبھی منہ سے نکل جائے تو فوراً کلمہ پڑھ لے ـ

باب ۱۱۳ ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہو

۸۱ ـ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم میں اسطرح کہے کہ مجھ کو ایمان نصیب نہ ہو تو اگر وہ جھوٹا ہوگا تب تو جس طرح اُسنے کہا ہے اسی طرح ہو جائے گا اور اگر سچا ہوگا تب بھی ایمان پُورا نہ رہے گا ـ

ف ـ اسی طرح یوں کہنا کہ کلمہ نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو یہ سب قسمیں منع ہیں یہ عادت چھوڑنی چاہیئے ـ

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

راستے میں سے ایسی چیز ہٹا دینا جس کے پڑے رہنے سے چلنے والوں کو تکلیف ہو

۸۲- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص چلا جا رہا تھا راستے میں اسکو ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی ملی اسنے راستے سے الگ کر دیا اللہ تعالٰی نے اس عمل کی بڑی قدر کی اور اسکو بخش دیا۔

ف- اس سے معلوم ہوا کہ ایسی چیز راستے میں ڈال دینا بری بات ہے۔ بعضی بے تمیز عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ آنگن میں پیڑھی بچھا کر بیٹھتی ہیں آپ تو اٹھ کھڑی ہوئیں اور پیڑھی وہیں چھوڑ دی بعضی دفعہ چلنے والے اسمیں الجھ کر گر جاتے ہیں اور منہ ہاتھ ٹوٹتا ہے اسی طرح راستے میں کوئی برتن چھوڑ دینا یا چارپائی یا کوئی لکڑی یا سل بٹہ ڈالنا سب برا ہے۔

باب ۱۱۵

وعدہ اور امانت پورا کرنا

۸۳- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میں امانت نہیں اسمیں ایمان نہیں[1] اور جس کو عہد کا خیال نہیں اسمیں دین نہیں

باب ۱۱۶

کسی پنڈت یا فال کھولنے والے یا ہاتھ دیکھنے والے کے پاس جانا

۸۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غیب کی باتیں بتلانے والے کے پاس آئے اور کچھ باتیں پوچھے اور اسکو سچا جانے اس شخص کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

ف- اسی طرح اگر کسی پر جن، بھوت کا شبہ ہو جاتا ہے بعض عورتیں اس جن سے ایسی باتیں پوچھتی ہیں کہ میرے میاں کی نوکری کب لگ جائے گی میرا بیٹا کب آئے گا یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔

باب ۱۱۷

کتا پالنا یا تصویر رکھنا

۸۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

ف- یعنی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بچوں کے کھلونے جو تصویر دار ہوں وہ بھی منع ہیں۔

[1] یعنی ایسے لوگوں کا ایمان اور دین ناقص ہے ۱۲

باب ۱۱۸

بدون لاچاری کے الٹا لیٹنا

۸۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو پیٹ کے بل لیٹا تھا آپ نے اسکو اپنے پاؤں سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالٰی پسند نہیں کرتے۔

باب ۱۱۹

کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا

۸۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ کچھ دھوپ میں ہو اور کچھ سائے میں۔

باب ۱۲۰

بدشگونی اور ٹوٹکا

۸۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدشگونی شرک ہے۔

۸۹- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹوٹکا شرک ہے۔

باب ۱۲۱

دنیا کی حرص نہ کرنا

۹۰- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی حرص کرنے سے دل کو بھی بےچین ہوتا ہے اور بدن کو بھی آرام ملتا ہے۔

۹۱- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر بہت سی بکریوں میں دو خونی بھیڑیئے چھوڑ دیئے جائیں جو انکو خوب چیریں پھاڑیں کھائیں تو اتنی بربادی ان بھیڑیوں سے بھی نہیں پہنچتی جتنی بربادی آدمی کے دین کو اس بات سے ہوتی ہے کہ مال کی حرص کرے اور نام چاہے۔

باب ۱۲۲

موت کو یاد رکھنا اور بہت دنوں کیلئے بندوبست نہ سوچنا اور نیک کام کیلئے وقت کو غنیمت سمجھنا

۹۲- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو بہت یاد کیا کرو جو ساری لذتوں کو قطع کر دے گی یعنی موت۔

۹۳- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کا وقت تم پر آئے تو شام کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو اور جب شام کا وقت تم پر آئے تو صبح کے واسطے سوچ بچار مت کیا کرو۔ اور بیماری آنے سے پہلے اپنی تندرستی سے کچھ فائدہ لے لو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے کچھ پھل اٹھا لو۔

ف- مطلب یہ کہ تندرستی اور زندگی کو غنیمت سمجھو اور نیک کام میں اسکو لگائے رکھو ورنہ بیماری اور موت میں پھر کچھ نہ ہو سکیگا

21 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۱۲۳

بلا اور مصیبت میں صبر کرنا

۹۴- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو جو دکھ مصیبت بیماری رنج پہنچتا ہے یہانتک کہ کسی فکر میں جو تھوڑی سی پریشانی ہوتی ہے ان سب میں اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف کرتے ہیں۔

باب ۱۲۴

بیمار کو پوچھنا

۹۵- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی بیمار پرسی صبح کے وقت کرے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں۔

باب ۱۲۵

مُردے کو نہلانا اور کفن دینا اور گھر والوں کی تسلّی کرنا

۹۶- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مُردے کو غسل دے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جو کسی مُردے پر کفن ڈالدے تو اللہ تعالیٰ اُسکو جنّت کا جوڑا پہنا ئینگے۔ اور جو کسی غمزدہ کی تسلّی کرے اللہ تعالیٰ اُس کو پرہیزگاری کا لباس پہنا ئینگے اور اُسکی رُوح پر رحمت بھیجیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلّی دے اللہ تعالیٰ اُسکو جنّت کے جوڑوں میں سے ایسے قیمتی دو جوڑے پہنا ئینگے کہ ساری دُنیا بھی قیمت میں اُنکے برابر نہیں۔

باب ۱۲۶

چلّا کر اور بیان کرکے رونا

۹۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرکے رونے والی عورت پر اور جو سننے میں شریک ہو اُس پر لعنت فرمائی ہے۔

ف- بیبیو خدا کے واسطے اسکو چھوڑ دو۔

باب ۱۲۷

یتیم کا مال کھانا

۹۸- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں بعضے آدمی اسطرح قبروں سے اُٹھیں گے کہ اُن کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ کسی نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں انگارے بھر رہے ہیں۔

ف- ناحق کا مطلب ہے کہ اُن کو وہ مال کھانے کا انہیں سے اُٹھانے کا شرع سے کوئی حق نہیں۔ بیبیو۔ ڈرو بندوں

سے یعنی صغیرہ گناہوں سے ۱۲ محشی

میں ایسا بڑا دستور ہے کہ جہاں خاوند چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر مرا، سارے مال پر بیوہ نے قبضہ کیا۔ پھر اُسی میں مہمانوں کا خرچ اور مسجدوں کا تیل اور مسیلوں کا کھانا سب کچھ کرتی ہیں حالانکہ اُس میں اُن یتیموں کا حق ہے اور سارے خرچ سانجے میں سمجھتی ہیں۔ اور ویسے بھی روز کے خرچ میں، اور پھر اُن بچوں کے بیاہ شادی میں جس طرح اپنا جی چاہتا ہے خرچ کرتی ہیں شرع کی مطلب نہیں اس طرح سانجھے کے مال سے خرچ کرنا سخت گناہ ہے۔ ان کا حصہ الگ رکھ دو اور اس میں سے خاص اُن ہی کے خرچ میں جو بہت لاچاری کے ہیں اُٹھاؤ اور مہمانداری اور خیر خیرات اگر کرنا ہو تو اپنے خاص حصے سے کرو وہ بھی جبکہ شرع کے خلاف نہ ہو، نہیں تو اپنے مال سے بھی درست نہیں، خوب یاد رکھو نہیں تو مرنے کے ساتھ ہی آنکھیں کھل جائینگی۔

باب ۱۲۸

قیامت کے دن کا حساب کتاب

۹۹- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں کوئی شخص اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے گا جب تک کہ چار باتیں اس سے نہ پوچھی جائیں گی۔ ایک تو یہ کہ عمر کس چیز میں ختم کی، دوسری یہ کہ جانے ہوئے مسئلوں پر کیا عمل کیا۔ تیسری یہ کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں اُٹھایا چوتھی یہ کہ اپنے بدن کو کس چیز میں گھٹایا۔

ف- مطلب یہ کہ یہ سارے کام شرع کے موافق کئے تھے یا اپنے نفس کے موافق۔

۱۰۰- اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت میں سارے حقوق ادا کرنے پڑینگے۔ یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بے سینگ والی بکری کی خاطر بدلہ لیا جائے گا۔

ف- یعنی اگر اس نے ناحق سینگ مار دیا ہوگا۔

باب ۱۲۹

بہشت دوزخ کا یاد رکھنا

۱۰۱- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ دو چیزیں بہت بڑی ہیں اُنکو مت بھولنا یعنی جنّت اور دوزخ۔ پھر یہ فرما کر آپ بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ میں میری جان ہے آخرت کی باتیں جو کچھ میں جانتا ہوں تم کو معلوم ہو جائیں تو جنگلوں کو چڑھ جاؤ اور اپنے سر پر خاک ڈالتے پھرو۔

ف- بیبیو یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور کئی جگہ اس کتاب میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری اُمت کو پہنچائے تو وہ قیامت کے دن عالموں کے ساتھ اُٹھے گا تم ہمت کر کے یہ حدیثیں اوروں کو سناتی رہا کرو انشاء اللہ تعالیٰ تم بھی قیامت میں عالموں کے ساتھ اُٹھو گی۔ کتنی بڑی نعمت کیسی آسانی سے ملتی ہے۔

22 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

باب ۱۳۰ تھوڑا سا حال قیامت کا اور اسکی نشانیوں کا

قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں لوگ خدائی مال کو اپنی ملک سمجھنے لگیں اور زکوٰۃ کو ڈانڈ کی طرح بھاری سمجھیں اور امانت کو اپنا مال سمجھیں اور مرد بیوی کی تابعداری کرے، اور ماں کی نافرمانی کرے، اور باپ کو غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں اور سرداری اور حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات اور لالچی اور بدخلق اور جو جس کام کے لائق نہ ہو وہ کام اسکے سپرد ہو۔ اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر اس خوف سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور شراب کھلم کھلا پی جانے لگے۔ اور ناچنے گانے والی عورتوں کا رواج ہو جائے، اور ڈھولک سارنگی، طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں، اور پچھلے لوگ اُمت کے پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہنے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سُرخ آندھی آئے اور بعضے لوگ زمین میں دھنس جائیں، اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں یعنی آدمی سے سُور کتے ہو جائیں۔ اور بہت سی آفتیں آگے پیچھے جلدی جلدی اس طرح آنے لگیں جیسے بہت سے دانے کسی تاگے میں پرو رکھے ہوں اور وہ تاگا ٹوٹ جائے اور سب دانے اُوپر تلے جھٹ جھٹ گرنے لگیں اور نشانیاں بھی آئی ہیں کہ دین کا علم کم ہو جائے اور جھوٹ بولنا ہنر سمجھا جائے۔ اور امانت کا خیال دلوں میں سے جاتا رہے اور حیا شرم جاتی رہے اور سب طرف کافروں کا زور ہو جائے۔ اور جھوٹے جھوٹے طریقے نکلنے لگیں۔ جب یہ ساری نشانیاں ہو چکیں اس وقت سب ملکوں میں نصاریٰ لوگوں (عیسائیوں) کی عملداری ہو جائے، اور اسی زمانے میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد سے ایسا پیدا ہو کہ بہت سیدوں کا خون کرے اور شام اور مصر میں اسکے حکم احکام چلنے لگیں۔ اسی عرصہ میں روم کے مسلمان بادشاہ کی نصاریٰ کی ایک جماعت سے لڑائی ہو اور نصاریٰ کی ایک جماعت سے صلح ہو جائے دشمن جماعت شہر قسطنطنیہ پر چڑھائی کر کے اپنا عمل دخل کر لیں وہ بادشاہ اپنا ملک چھوڑ کر شام کے ملک میں چلا جائے اور نصاریٰ کی جس جماعت سے صلح اور میل ہو اس جماعت کو اپنے ساتھ شامل کر کے اُس دشمن جماعت سے بڑی بھاری لڑائی ہو۔ اور اسلام کے لشکر کو فتح ہو۔ ایک دن بیٹھے بٹھلائے جو نصاریٰ موافق تھے، اُن میں سے ایک شخص ایک مسلمان کے سامنے کہنے لگے کہ ہماری صلیب کی برکت سے فتح ہوئی مسلمان اسکے جواب میں کہے کہ اسلام کی برکت سے فتح ہوئی۔ اسی میں بات بڑھ جائے یہاں تک کہ دونوں آدمی اپنے اپنے مذہب والوں کو پکار کر جمع کر لیں اور آپس میں لڑائی ہونے لگے۔ اس میں اسلام کا بادشاہ شہید ہو جائے اور

ل از قیامت نامہ شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ تعالیٰ دہلوی ۱۲ ؎ یعنی خلافِ شرع مُقرر ہے ؎ یہ مضامین احادیث میں مسلسل نہیں بلکہ شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے متفرق احادیث کو جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔ ۱۲ تصحیح الاغلاط

شام کے ملک میں بھی نصاریٰ کا عمل دخل ہو جائے۔ اور یہ نصاریٰ اس دشمن جماعت سے صلح کر لیں۔ اور بچے کھچے مسلمان مدینہ کو چلے جائیں اور خیبر کے پاس تک نصاریٰ کی عملداری ہو جائے۔ اس وقت مسلمانوں کو فکر ہو کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصیبتوں سے جان چھوٹے۔ اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس ڈر سے کہ کہیں حکومت کے لئے میرے سر نہ ہوں مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو چلے جائیں گے اور اس زمانے کے ولی جو ابدال کا درجہ رکھتے ہیں سب حضرت امام کی تلاش میں ہوں گے اور بعضے لوگ جھوٹ موٹ بھی دعویٰ مہدی ہونے کا کرنا شروع کر دینگے۔ غرض امام خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے اور حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان میں ہوں گے اور بعضے نیک لوگ اُن کو پہچان لینگے اور اُن کو زبردستی گھیر گھار کر اُن سے حاکم بنانے کی بیعت کر لینگے اور اسی بیعت میں ایک آواز آسمان سے آئے گی جس کو سب لوگ جتنے وہاں موجود ہوں گے سُنیں گے۔ وہ آواز یہ ہوگی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ یعنی حاکم بنائے ہوئے امام مہدی ہیں اور حضرت امام کے ظہور سے بڑی نشانیاں قیامت کی شروع ہوتی ہیں غرض جب آپ کی بیعت کا قصہ مشہور ہوگا تو مدینہ منورہ میں جو فوجیں مسلمانوں کی ہونگی وہ مکہ چلی آئیں گی۔ اور ملک شام اور عراق اور یمن کے ابدال اور اولیا سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور بھی عرب کی بہت فوجیں اکٹھی ہو جائینگی۔ جب یہ خبر مسلمانوں میں مشہور ہوگی۔ ایک شخص خراسان سے حضرت امام کی مدد کے واسطے ایک بڑی فوج لے کر چلے گا۔ جسکے لشکر کے آگے چلنے والے حصے کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ اور راہ میں بہت سے بد دینوں کی صفائی کرتا جائے گا۔ اور جس شخص کا اوپر ذکر آیا ہے کہ ابوسفیان کی اولاد میں ہوگا اور سیدوں کا دشمن ہوگا، چونکہ حضرت امام بھی سید ہوں گے وہ شخص حضرت امام کے لڑنے کو ایک فوج بھیجے گا جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان کے جنگل میں پہنچے گی، اور ایک پہاڑ کے تلے ٹھیرے گی تو یہ سب کے سب زمین میں دھنس جائینگے۔ صرف دو آدمی بچ جائینگے جن میں سے ایک تو حضرت امام کو جا کر خبر دے گا۔ اور دوسرا اس سفیانی کو خبر پہنچائے گا اور نصاریٰ سب طرف سے فوجیں جمع کرینگے اور مسلمانوں سے لڑنے کی تیاری کرینگے۔ اس لشکر میں اس روز اسی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ بارہ ہزار آدمی ہوں گے تو کل آدمی نو لاکھ ساٹھ ہزار ہوئے۔ حضرت امام مکے سے چل کر مدینہ تشریف لائینگے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار شریف کی زیارت کر کے شام کے ملک کو روانہ ہونگے اور شہر دمشق تک پہنچنے پائینگے کہ دوسری طرف سے نصاریٰ کی فوج مقابلہ میں آجائے گی۔ حضرت امام کی فوج تین حصے ہو جائے گی۔ ایک حصہ تو بھاگ جائے گا۔ ایک حصہ شہید ہو جائے گا۔ اور ایک حصہ کو فتح ہوگی اور اس شہادت اور فتح کا قصہ یہ ہوگا کہ حضرت امام نصاریٰ سے لڑنے کو لشکر تیار کرینگے۔ اور بہت سے مسلمان آپس میں قسم کھائینگے کہ بے فتح کئے ہوئے نہ ہٹیں گے پس سارے آدمی شہید ہو جائینگے۔ صرف تھوڑے سے آدمی بچیں گے جن کو لے کر حضرت امام اپنے لشکر میں چلے آئینگے۔ اگلے دن پھر اسی طرح قصہ ہوگا کہ قسم کھا کر جائینگے اور تھوڑے سے بچ کر آئیں گے۔ اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ آخر چوتھے روز

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

یہ تھوڑے سے آدمی مقابلہ کرینگے اور اللہ تعالیٰ فتح دینگے۔ اور پھر کافروں کے دماغ میں حوصلہ حکومت کا نہ رہے گا۔ اب حضرت امام ملک کا بندوبست شروع کرینگے اور سب طرف فوجیں روانہ کرینگے اور خود ان سارے کاموں سے نمٹ کر قسطنطنیہ فتح کرنے کو چلیں گے جب دریائے روم کے کنارے پر پہنچیں گے، بنو اسحٰق کے ستّر ہزار آدمیوں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کے فتح کرنے کے واسطے تجویز کرینگے۔ جب یہ لوگ شہر کی فصیل کے مقابل پہنچیں گے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ باواز بلند کہیں گے اس نام کی برکت سے شہر پناہ کے سامنے کی دیوار گر پڑے گی اور مسلمان حملہ کر کے شہر کے اندر گھس پڑینگے اور کفار کو قتل کرینگے اور خوب انصاف اور قاعدے سے ملک کا بندوبست کرینگے اور حضرت امام سے جب بیعت ہوئی تھی اسوقت سے اس فتح تک چھ سال یا سات سال کی مدت گذرے گی۔ حضرت امام یہاں کے بندوبست میں لگے ہوں گے کہ ایک جھوٹی خبر مشہور ہوگی کہ یہاں کیا بیٹھے ہو وہاں شام میں دجال آگیا۔ اور تمہارے خاندان میں فتنہ و فساد کر رہا ہے، اس خبر پر حضرت امامؑ شام کی طرف سفر کرینگے اور تحقیق حال کے واسطے نو یا پانچ سواروں کو آگے بھیج دینگے۔ اُن میں سے ایک شخص آکر خبر دیگا کہ وہ خبر محض غلط تھی ابھی دجال نہیں نکلا حضرت امام کو اطمینان ہوجائے گا۔ اور پھر سفر میں جلدی نہ کرینگے اطمینان کے ساتھ درمیان کے ملکوں کا بندوبست دیکھتے بھالتے شام میں پہنچیں گے، وہاں پہنچکر تھوڑے ہی دن گذرینگے کہ دجال بھی نکل پڑے گا۔ اور دجال یہودیوں کی قوم میں سے ہوگا اوّل شام اور عراق کے درمیان میں سے نکلے گا اور دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ پھر اصفہان میں پہنچے گا۔ اور وہاں کے ستّر ہزار یہودی اسکے ساتھ ہو جائینگے اور خدائی کا دعویٰ شروع کردے گا۔ اسی طرح بہت سے ملکوں پر گذرتا ہوا اُن کی سرحد تک پہنچے گا اور ہر جگہ سے بہت سے بد دین ساتھ ہوتے جائینگے یہاں تک کہ مکہ معظمہ کے قریب آکر ٹھیرے گا لیکن فرشتوں کی حفاظت کی وجہ سے شہر کے اندر نہ جانے پائے گا۔ پھر وہاں سے مدینہ کا ارادہ کرے گا اور وہاں بھی فرشتوں کا پہرہ ہوگا جس سے اندر نہ جانے پائے گا۔ مگر مدینہ کو تین بار بھونچال آئے گا۔ اور جتنے آدمی دین میں سست اور کمزور ہوں گے سب زلزلہ سے ڈر کر مدینہ سے باہر نکل کھڑے ہوں گے اور دجال کے پھندے میں پھنس جائینگے اُسوقت مدینہ میں کوئی بزرگ ہوں گے جو دجال سے خوب بحث کرینگے، دجال جھنجلا کر اُن کو قتل کردے گا اور پھر زندہ کر کے پوچھے گا اب تو میرے خدا ہونے کے قائل ہوتے ہو، وہ فرمائینگے کہ اب تو اور بھی یقین ہوگیا کہ تو دجال ہے، پھر وہ انکو مارنا چاہے گا مگر اسکا کچھ بس نہ چلے گا اور اُن پر کوئی چیز اثر نہ کرے گی۔ وہاں سے دجال ملک شام کو روانہ ہوگا۔ جب دمشق کے قریب پہنچے گا اور حضرت امام وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کے سامان میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آجائے گا اور موذن اذان کہے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اُترتے نظر آئینگے اور جامع مسجد کی مشرق کی طرف کے منارے پر آکر ٹھیرینگے اور وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائینگے۔ حضرت امام سب لڑائی کا سامان اُن کے سپرد کرنا چاہیں گے۔

و فرمائینگے لڑائی کا انتظام آپ ہی رکھیں میں خاص دجال کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ غرض جب رات گذر کر صبح ہوگی حضرت امام لشکر کو آراستہ فرمائینگے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھوڑا ایک نیزہ منگا کر دجال کی طرف بڑھینگے اور اہل اسلام دجال کے لشکر پر حملہ کرینگے، اور بہت سخت لڑائی ہوگی اور اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہوگی کہ جہاں تک نگاہ جائے وہاں تک سانس پہنچ سکے، اور جس کافر کو سانس کی ہوا لگادیں وہ فوراً ہلاک ہوجائے، دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگے گا۔ آپ اسکا پیچھا کرینگے۔ یہاں تک کہ باب لُد ایک مقام ہے، وہاں پہنچکر نیزے سے اسکا کام تمام کریں گے، اور مسلمان دجال کے لشکر کو قتل کرنا شروع کرینگے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شہروں شہروں تشریف لے جاکر جتنے لوگوں کو دجال نے ستایا تھا سب کی تسلی کرینگے اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اسوقت کوئی کافر نہ رہے گا پھر حضرت امام کا انتقال ہوجائیگا اور سب بندوبست حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائے گا۔ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے اُنکے رہنے کی جگہ جہاں شمال کی طرف آبادی ختم ہوتی ہے اس سے بھی آگے سات ولایت سے باہر ہے اور ادھر کا سمندر زیادہ سردی کی وجہ سے ایسا جما ہوا ہے کہ اس میں جہاز بھی نہیں چل سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو خدائے تعالیٰ کے حکم کے موافق طور پہاڑ پر لے جائینگے اور یاجوج ماجوج بڑا اودھم مچائیں گے۔ آخر کو اللہ تعالیٰ اُنکو ہلاک کرینگے اور عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ سے اُتر آئینگے اور چالیس برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات فرمائینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں دفن ہوں گے اور آپ کی گدی پر ایک شخص ملک یمن کے رہنے والے بیٹھیں گے جن کا نام جہجاہ ہوگا اور قحطان کے قبیلے سے ہوں گے اور بہت دینداری اور انصاف کے ساتھ حکومت کرینگے۔ اُن کے بعد آگے پیچھے اور کئی بادشاہ ہوں گے پھر رفتہ رفتہ نیک باتیں کم ہونا شروع ہوں گی اور بری باتیں بڑھنے لگیں گی اسوقت آسمان پر ایک دھواں سا چھا جائے گا اور زمین پر برسے گا جس سے مسلمانوں کو زکام اور کافروں کو بیہوشی ہوگی۔ چالیس روز کے بعد آسمان صاف ہوجائے گا اور اُسی زمانے کے قریب بقرعید کا مہینہ ہوگا۔ دسویں تاریخ کے بعد دفعۃً ایک رات اتنی لمبی ہوگی کہ مسافروں کا دل گھبرا جائے گا اور بچے سوتے سوتے اُکتا جائینگے اور چوپائے جانور جنگل میں جانے کیلئے چلانے لگیں گے اور کسی طرح صبح نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ تمام آدمی ہیبت اور گھبراہٹ سے بیقرار ہوجائینگے۔ جب تین راتوں کی برابر وہ رات ہوچکے گی اسوقت سورج تھوڑی روشنی لئے ہوئے جیسے گہن لگنے کے وقت ہوتا ہے مغرب کی طرف سے نکلے گا اسوقت کسی کا ایمان یا توبہ قبول نہیں ہوگی۔ جب سورج اتنا اونچا ہوجائے گا جتنا دوپہر سے پہلے ہوتا ہے پھر خدائے تعالیٰ کے حکم سے مغرب ہی کی طرف لوٹے گا اور دستور کے موافق غروب ہوگا۔ پھر ہمیشہ اپنے قدیم قاعدے کے موافق روشن اور رونق دار نکلتا رہے گا اسکے تھوڑے ہی دن کے بعد صفا پہاڑ جو مکہ میں ہے زلزلہ آکر پھٹ جائے گا اور اس جگہ سے ایک جانور بہت عجیب شکل و صورت کا نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا، اور بڑی تیزی سے ساری زمین میں پھر جائے گا اور ایمان والوں کی پیشانی

24 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے نورانی لکیر کھینچ دے گا جس سے سارا چہرہ اسکا روشن ہو جائے گا اور بے ایمانوں کی ناک یا گردن پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ مہر کردے گا جس سے اسکا سارا چہرہ میلا ہو جائے گا اور یہ کام کر کے وہ غائب ہو جائے گا۔ اسکے بعد جنوب کی طرف سے ایک ہوا نہایت فرحت دینے والی چلے گی اس سے سب ایمان والوں کی بغل میں کچھ نکل آئے گا جس سے وہ مر جائینگے جب سب مسلمان مر جائینگے اسوقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو جائیگا اور وہ لوگ خانہ کعبہ کو شہید کرینگے اور حج بند ہو جائے گا اور قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اٹھ جائے گا اور خدا کا خوف اور خلقت کی شرم سب اٹھ جائے گی اور کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اسوقت ملک شام میں بہت ارزانی ہوگی لوگ اونٹوں پر اور سواریوں پر پیدل ادھر جھک پڑینگے اور جورہ جائینگے ایک آگ پیدا ہوگی اور سب کو ہانکتی ہوئی شام میں پہنچاوے گی۔ اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ قیامت کے روز سب مخلوق اسی ملک میں جمع ہوگی پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی اور اسوقت دنیا کو بڑی ترقی ہوگی تین چار سال اسی حال سے گذرینگے کہ دفعتہً جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا۔ اول ہلکی ہلکی آواز ہوگی پھر اس قدر بڑھے گی کہ اسکی ہیبت سے سب مر جائینگے۔ زمین و آسمان پھٹ جائینگے اور دنیا فنا ہو جائے گی۔ اور جب آفتاب مغرب سے نکلا تھا اس وقت سے صور کے پھونکنے تک ایک سو بیس ۱۲۰ برس کا زمانہ ہوگا۔ اب یہاں سے قیامت کا دن شروع ہو گیا۔

خاص قیامت کے دن کا ذکر

جب صور پھونکنے سے تمام دنیا فنا ہو جائے گی چالیس ۴۰ برس اسی سنسانی کی حالت میں گذر جائینگے پھر حق تعالیٰ کے حکم سے دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہو جائے گا اور مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے اور میدان قیامت میں اکٹھے کر دیئے جائینگے اور آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا جس کی گرمی سے دماغ لوگوں کے پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگ کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائینگے جو نیک لوگ ہوں گے ان کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائیگی۔ اسکو کھا کر بھوک کا علاج کرینگے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائینگے۔ پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائینگے اسوقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پھر اور نبیوں کے پاس اس بات کی سفارش کرانے کے لئے جائینگے کہ ہمارا حساب و کتاب اور کچھ فیصلہ جلدی ہو جائے۔ سب پیغمبر کچھ عذر کرینگے اور سفارش کا وعدہ نہ کرینگے سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی درخواست کرینگے آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں کہ ایک مقام کا نام ہے تشریف لیجا کر شفاعت فرمائینگے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ

ہم نے سفارش قبول کی اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لینگے پھر حق تعالیٰ کا عرش اترے گا اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہوگی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا اور اعمالنامے اڑائے جائینگے ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آ جائینگے اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائینگی اور پلصراط پر چلنے کا حکم ہوگا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا۔ اور جسکے گناہ زیادہ ہوں گے اگر خدائے تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جسکی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے، ایک مقام ہے اعراف، جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا اسکے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کرینگے انکی شفاعت قبول ہوگی۔ اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا، اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہونگے وہ بھی آخر کو جنت میں داخل کر دیئے جائینگے اور دوزخ میں خالی وہی لوگ رہ جائینگے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائینگے اسوقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت کے بیچ میں موت کو ایک مینڈھے کی صورت پر ظاہر کر کے سب جنتیوں اور دوزخیوں کو دکھلا کر اسکو ذبح کرا دیں گے اور فرمائینگے اب نہ جنتیوں کو موت آئیگی نہ دوزخیوں کو آئیگی سب کو اپنے اپنے ٹھکانے پر ہمیشہ کیلئے رہنا ہوگا اسوقت نہ جنتیوں کی خوشی کی کوئی حد ہوگی اور نہ دوزخیوں کے صدمے اور رنج کی کوئی انتہا ہوگی۔

باب ۱۳۲

بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا ذکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے واسطے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال آیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی عمارت میں ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی۔ اور اینٹوں کے جوڑنے کا گارا خالص مشک ہے اور جنت کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو شخص جنت میں چلا جائے گا چین سکھ میں رہے گا اور رنج و غم نہ دیکھے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کو اسی میں رہے گا کبھی نہ مرے گا۔ نہ ان لوگوں کے کپڑے میلے ہوں گے۔ نہ ان کی جوانی ختم ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں دو باغ تو ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان چاندی کا ہوگا۔ اور دو باغ ایسے ہیں کہ وہاں کے برتن اور سب سامان سونے کا ہوگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں سو درجے اوپر تلے

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

ہیں اور ایک درجے سے دُوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان میں فاصلہ ہے یعنی پانچسو برس، اور سب درجوں میں بڑا درجہ فردوس کا ہے اور اُسی سے جنّت کی چاروں نہریں نکلی ہیں یعنی دُودھ اور شہد اور شرابِ طہور اور پانی کی نہریں اور اس سے اوپر عرش ہے۔ تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگا کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان میں ایک ایک درجہ اتنا بڑا ہے کہ اگر تمام دنیا کے آدمی ایک میں بھر دیئے جائیں تو اچھی طرح سما جائیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنّت میں جتنے درخت ہیں سب کا تنہ سونے کا ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے جو لوگ جنّت میں جائیں گے اُن کا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر جو اُن سے پیچھے جائیں گے اُن کا چہرہ تیز روشنی والے ستارے کی طرح ہوگا نہ وہاں پیشاب کی ضرورت ہوگی نہ پاخانے کی، نہ تھوک کی نہ رینٹھ کی۔ کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا کسی نے پوچھا کہ پھر کھانا کہاں جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ڈکار آئے گی جس میں مُشک کی خوشبو ہوگی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت والوں میں جو سب سے ادنیٰ درجہ کا ہوگا اُس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اگر تجھ کو دنیا کے کسی بادشاہ کے ملک کے برابر دے دیں تو راضی ہو جائے گا، وہ کہے گا اے پروردگار میں راضی ہوں ارشاد ہوگا جا تجھ کو اسکے پانچ حصّے کے برابر دیا وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا۔ پھر ارشاد ہوگا جا تجھ کو اتنا دیا اور اس سے دس گُنا دیا۔ اور اسکے علاوہ جس چیز کو تیرا جی چاہیگا اور جس سے تیری آنکھ کو لذت ہوگی وہ تجھ کو ملے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دُنیا اور اُس سے دس حصّے زیادہ کے برابر اُسکو ملے گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جنّت والوں سے پوچھیں گے کہ تم خوش بھی ہو وہ عرض کرینگے کہ بھلا خوش کیوں نہ ہوتے آپ نے تو ہم کو وہ چیزیں دی ہیں جو آج تک کسی مخلوق کو نہیں دیں ارشاد ہوگا کہ ہم تم کو ایسی چیز دیں جو ان سب سے بڑھ کر ہو، وہ عرض کرینگے کہ ان سے بڑھ کر کیا چیز ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ وہ چیز یہ ہے کہ میں تم سے ہمیشہ خوش رہوں گا کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جنّت والے جنّت میں جا چکیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیں گے تم اور کچھ زیادہ چاہتے ہو میں تم کو دوں، وہ عرض کرینگے کہ ہمارے چہرے آپ نے روشن کر دیئے ہم کو جنّت میں داخل کر دیا ہم کو دوزخ سے نجات دے دی اور ہم کو کیا چاہیئے، اسوقت اللہ تعالیٰ پردہ اُٹھا دیں گے اتنی پیاری کوئی نعمت نہ ہوگی جس قدر اللہ تعالیٰ کے دیدار میں لذت ہوگی، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو ہزار برس تک دھونکایا یہاں تک کہ اسکا رنگ سرخ ہو گیا۔ پھر ہزار برس تک دھونکایا یہاں تک کہ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس اور دھونکایا یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ بالکل سیاہ تاریک ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری یہ آگ جسکو جلاتے ہو دوزخ کی آگ سے ستر حصّے تیزی میں کم ہے۔ اور وہ ستر حصّے اس سے زیادہ تیز ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک بڑا بھاری پتھر دوزخ کے کنارے سے چھوڑا جاتے اور ستر برس تک برابر چلا جائے تب جا کر اس کی تلی میں جا پہنچے اور

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کو لایا جاتے گا۔ اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہونگے جس سے اسکو گھسیٹیں گے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب میں ہلکا عذاب دوزخ میں ایک شخص کو ہوگا کہ اسکے پاؤں میں فقط آگ کی دو جوتیاں ہیں مگر اس سے اسکا بھیجا ہنڈیا کی طرح پکتا ہے اور وہ یوں سمجھتا ہے کہ مجھ سے بڑھ کر کسی پر عذاب نہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایسے بڑے سانپ ہیں جیسے اونٹ۔ اگر ایک دفعہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک زہر چڑھا رہے اور بچھو ایسے ایسے بڑے ہیں جیسے پالان (کاٹھی) کسا ہوا خچر۔ وہ اگر کاٹ لیں تو چالیس برس تک لہر اٹھتی رہے، اور ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر منبر پر تشریف لاتے اور فرمایا کہ میں نے آج نماز میں جنّت اور دوزخ کا ہو بہو نقشہ دیکھا نہ آج تک میں نے جنّت سے زیادہ کوئی اچھی چیز دیکھی اور نہ دوزخ سے زیادہ کوئی چیز تکلیف کی دیکھی۔

باب اُن باتوں کا بیان کہ اُن کے بدون ایمان اُدھورا رہتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی اوپر ستر باتیں ایمان کے متعلق ہیں سب میں بڑی بات تو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور سب میں چھوٹی بات یہ ہے کہ راستہ میں کوئی کانٹا لکڑی پتھر پڑا ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو اسکو ہٹا دے۔ اور شرم و حیا بھی ایمان کی انہی باتوں میں سے ایک بڑی چیز ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جب اتنی باتیں ایمان سے علاقہ رکھتی ہیں تو پورا مسلمان وہی ہوگا جس میں سب باتیں ہوں اور جسمیں کوئی بات ہو اور کوئی بات نہ ہو وہ ادھورا مسلمان ہے۔ یہ سب جانتے ہیں کہ مسلمان پورا ہی ہونا ضروری ہے۔ اسلئے ہر ایک کو لازم ہوا کہ ان سب باتوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور کوشش کرے کہ کسی بات کی کسر نہ رہ جائے اسلئے ہم ان باتوں کو لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔ وہ سب ساٹھ اوپر ستر ہیں۔ تیس۳۰ تو دل سے متعلق ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ خدا کے سوا سب چیزیں پہلے ناپید تھیں پھر خدا کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئیں ۳۔ یہ یقین کرنا کہ فرشتے ہیں ۴۔ یہ یقین کرنا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنی کتابیں پیغمبروں پر اُتاری تھیں سب سچی ہیں۔ البتہ اب قرآن کے سوا اوروں کا حکم نہیں رہا ۵۔ یہ یقین کرنا کہ سب پیغمبر سچے ہیں البتہ اب فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلنے کا حکم ہے ۶۔ یہ یقین کرنا کہ اللہ تعالیٰ کو سب باتوں کی پہلے ہی سے خبر ہے اور جو اُن کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے ۷۔ یہ یقین کرنا کہ قیامت آنے والی ہے ۸۔ جنّت کا ماننا۔ ۹۔ دوزخ کا ماننا ۱۰۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا ۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ۱۲۔ اور کسی سے بھی اگر محبت یا دشمنی کرے تو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے کرنا ۱۳۔ ہر کام میں نیت دین ہی کی کرنا ۱۴۔ گناہوں پر پچھتانا ۱۵۔ خدائے تعالیٰ

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

سے ڈرنا ۱۶۔ خدائے تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھنا ۱۷۔ شرم کرنا ۱۸۔ نعمت کا شکر کرنا ۱۹۔ عہد پورا کرنا ۲۰۔ صبر کرنا ۲۱۔ اپنے کو اوروں سے کم سمجھنا ۲۲۔ مخلوق پر رحم کرنا ۲۳۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہو اس پر راضی رہنا ۲۴۔ خدا پر بھروسہ کرنا ۲۵۔ اپنی کسی خوبی پر نہ اترانا ۲۶۔ کسی سے کینہ کپٹ نہ رکھنا ۲۷۔ کسی پر حسد نہ کرنا ۲۸۔ غصہ نہ کرنا ۲۹۔ کسی کا برا نہ چاہنا ۳۰۔ دنیا سے محبت نہ رکھنا۔ اور سات باتیں زبان سے متعلق ہیں ۳۱۔ زبان سے کلمہ پڑھنا ۳۲۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا ۳۳۔ علم سیکھنا ۳۴۔ علم سکھلانا ۳۵۔ دعا کرنا ۳۶۔ اللہ کا ذکر کرنا ۳۷۔ لغو اور گناہ کی بات سے جیسے جھوٹ، غیبت، گالی، کوسنا، خلاف شرع گانا، ان سب سے بچنا۔ اور چالیس باتیں سارے بدن سے متعلق ہیں ۳۸۔ وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے کو پاک رکھنا ۳۹۔ نماز کا پابند رہنا ۴۰۔ زکوٰۃ، صدقہ فطر دینا ۴۱۔ روزہ رکھنا ۴۲۔ حج کرنا ۴۳۔ اعتکاف کرنا ۴۴۔ جہاں رہنے میں دین کی خرابی ہو وہاں سے چلے جانا ۴۵۔ منت خدا کی پوری کرنا ۴۶۔ جو قسم گناہ کی بات پر نہ ہو اسکو پورا کرنا۔ ۴۷۔ ٹوٹی ہوئی قسم کا کفارہ دینا ۴۸۔ جتنا بدن ڈھانکنا فرض ہے اسکو ڈھانکنا ۴۹۔ قربانی کرنا ۵۰۔ مردے کا کفن دفن کرنا ۵۱۔ کسی کا قرض آتا ہو اسکو ادا کرنا ۵۲۔ لین دین میں خلاف شرع باتوں سے بچنا ۵۳۔ سچی گواہی کا نہ چھپانا ۵۴۔ اگر نفس تقاضا کرے نکاح کر لینا ۵۵۔ جو اپنی حکومت میں ہیں ان کا حق ادا کرنا ۵۶۔ ماں باپ کو آرام پہنچانا ۵۷۔ اولاد کو پرورش کرنا ۵۸۔ رشتہ داروں ناتہ داروں سے بدسلوکی نہ کرنا ۵۹۔ آقا کی تابعداری کرنا ۶۰۔ انصاف کرنا ۶۱۔ مسلمانوں کی جماعت سے الگ کوئی طریقہ نہ نکالنا ۶۲۔ حاکم کی تابعداری کرنا مگر خلاف شرع بات میں نہ کرے ۶۳۔ لڑنے والوں میں صلح کرا دینا ۶۴۔ نیک کام میں مدد دینا ۶۵۔ نیک راہ بتلانا بری بات سے روکنا ۶۶۔ اگر حکومت ہو تو شرع کے موافق سزا دینا ۶۷۔ اگر وقت آئے تو دین کے دشمنوں سے لڑنا ۶۸۔ امانت ادا کرنا ۶۹۔ ضرورت والے کو قرض دینا ۷۰۔ پڑوسی کی خاطرداری رکھنا ۷۱۔ آمدنی پاک لینا ۷۲۔ خرچ شرع کے موافق کرنا ۷۳۔ سلام کا جواب دینا ۷۴۔ اگر کوئی چھینک لے کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اسکو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا ۷۵۔ کسی کو ناحق تکلیف نہ دینا ۷۶۔ خلاف شرع کھیل تماشوں سے بچنا ۷۷۔ راستہ میں سے ڈھیلا پتھر کانٹا لکڑی ہٹا دینا۔ اگر الگ الگ سب باتوں کا ثواب معلوم کرنا ہو تو "فروع الایمان" ایک کتاب ہے اس میں دیکھ لو۔

باب ۱۳۴ اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی

اوپر جتنی اچھی اور بری باتوں کا اور ثواب اور عذاب کی چیزوں کا بیان آیا ہے اس میں دو چیزیں کھنڈت ڈال دیتی ہیں ایک تو خود اپنا نفس کہ ہر وقت گود میں بیٹھا ہوا طرح طرح کی باتیں سوجھاتا ہے نیک کاموں میں بہانے نکالتا ہے۔ اور برے کاموں میں اپنی ضرورتیں بتلاتا ہے۔ اور عذاب سے ڈراؤ تو اللہ تعالیٰ کا غفور رحیم ہونا یاد دلاتا ہے اور اوپر سے شیطان اس کو سہارا دیتا ہے اور دوسرے کھنڈت ڈالنے والے وہ آدمی ہیں جو اس سے کسی طرح کا واسطہ رکھتے ہیں، یا تو عزیز قریب ہیں یا جان پہچان والے ہیں یا برادری کنبے کے ہیں یا اس کی بستی کے ہیں۔ بعضے گناہ تو اسواسطے ہوتے ہیں کہ ان کے پاس بیٹھ کر انکی بری باتوں کا اثر اس میں آجاتا ہے۔ اور بعضے گناہ ان کی خاطر سے ہوتے ہیں اور بعضے اسواسطے ہوتے ہیں کہ ان کی نگاہ میں ہلکا پن نہ ہو۔ اور بعضے گناہ اسلئے ہو جاتے ہیں کہ وہ لوگ اسکے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ کچھ وقت اس برائی کے رنج میں کچھ وقت ان کی غیبت میں اور کچھ وقت ان سے بدلہ لینے کی فکر میں خرچ ہوتا ہے اور پھر اس سے طرح طرح کے گناہ پیدا ہو جاتے ہیں غرض ساری خرابی اس نفس کی تابعداری کی اور آدمیوں سے بھلائی کی امید رکھنے کی ہے اسلئے ان کی خرابی سے بچنے کے واسطے دو باتیں ضروری ٹھیریں۔ ایک تو اپنے نفس کو دبانا اور اسکو کبھی بہلا پھسلا کر کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر دین کی راہ پر لگانا۔ دوسرے سب آدمیوں سے زیادہ لگاؤ نہ رکھنا اور اس بات کی پرواہ نہ کرنا کہ وہ اچھا کہیں گے یا برا کہیں گے اس واسطے ان دونوں ضروری باتوں کو الگ الگ لکھا جاتا ہے۔

باب ۱۳۵ نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان

پابندی کے ساتھ تھوڑا سا وقت صبح کو اور تھوڑا سا وقت شام کو یا سوتے وقت مقرر کر لو۔ اسوقت میں اکیلے بیٹھ کر اور اپنے دل کو جہاں تک ہو سکے سارے خیالوں سے خالی کر کے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرو، اور نفس سے یوں کہا کرو کہ اے نفس خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیا میں ایک سوداگر کی سی ہے، پونجی تیری عمر ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے۔ اگر یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا۔ اور اگر اس عمر کو یونہی کھو دیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اسکی ایک ایک گھڑی بلکہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتا ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اسکی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ اول تو خزانہ اگر جاتا ہے تو کوشش سے اسکی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے۔ اور یہ عمر جتنی گذر جاتی ہے اسکی ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتی نہ دوسری مل سکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدائے تعالیٰ کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانہ سے کوئی نہیں کما سکتا۔ اسواسطے یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔ اور اے نفس اللہ تعالیٰ کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی۔ خدائے تعالیٰ نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی عمر اور مل جائے تو اس ایک دن میں

27 of 29.

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرلوں اور پکا وعدہ اللہ تعالیٰ سے کروں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا۔ اور
وہ سارا دن خدائے تعالیٰ کی یاد اور تابعداری میں گذاروں۔ جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں تو یہی
سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آگیا تھا، اور میرے مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن اور دے دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم
نہیں کہ اور دن نصیب ہوگا یا نہیں۔ سو اس دن کو تو اسی طرح گذارنا چاہیئے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جاتا اور اسکو گذارتا یعنی سب
گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالیٰ کے دھیان اور خوف میں گذارے
اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوٹے۔ جب وہ سارا دن اسی طرح گذر جائے پھر اگلے دن یونہی سوچے کہ شاید عمر میں کا یہی ایک دن باقی رہا ہو
اور اے نفس اس دھوکے میں نہ آنا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دینگے کیونکہ اول تو تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ معاف ہی کر دینگے اور سزا
نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اسوقت کیا کرے گا اور اسوقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی
ہو گیا تب بھی تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا۔ پھر جب تو اپنی آنکھ سے
اوروں کو ملتا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا۔ اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ پھر میں کیا کروں
اور کس طرح کوشش کروں تو تم اسکو جواب دو کہ تو یہ کام کر کہ جو چیز تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا اور بری عادتیں
تو اسکو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اسکے تیرا گذر نہیں ہوسکتا یعنی اللہ تعالیٰ اور اسکو راضی
کرنے کی باتیں اسکو ابھی سے لے بیٹھ اور اسکی یاد اور تابعداری میں لگ جا اور بری عادتوں کا بیان اور ان کے چھوڑنے کا
علاج اور خدائے تعالیٰ کے راضی کرنے کی باتوں کی تفصیل اور ان کے حاصل کرنے کی تدبیر خوب سمجھا سمجھا کر اوپر لکھ دی ہے
اسکے موافق کوشش اور برتاؤ کرنے سے دل سے برائیاں نکل جاتی ہیں اور نیکیاں جم جاتی ہیں، اور اپنے نفس سے کہو کہ اے نفس
تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے، اور گناہ کرنا بد پرہیزی ہے اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری
ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالیٰ نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے۔ بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنیٰ سا حکیم کسی سخت بیماری
میں تجھ کو یہ بتلادے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب کبھی کھاتے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف
میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ دوا روزمرہ کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے
کہ اپنی جان جو پیاری ہے، اسلئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزے دار چیز ہو اسکو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور دوا
کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز اسکو نگل جایا کرے گا۔ تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزے دار ہیں اور نیک کام
بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتلایا ہے اور ان ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے۔
پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان

کی جنت میں ادنیٰ حکیم کے تو کہنے کا تو یقین کرلے اور اسکا پابند ہو جائے اور اپنے ایمان کی محبت میں اللہ تعالیٰ کے کہنے پر
دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے تو کیسا مسلمان ہے کہ توبہ توبہ
اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ کے آرام
کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں
کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہو کہ اے نفس دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں پورا آرام ہرگز میسر نہیں
ہوا کرتا طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اسلئے ان تکلیفوں کی سہار کر لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر پورا آرام ملجائیگا بلکہ اگر ان تکلیفوں
سے گھبرا کر کسی سرائے میں بیٹھ کر اسکو اپنا گھر بنالے اور سب سامان آسائش کا وہاں جمع کرلے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو۔ اسی طرح
دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت مشقت کی سہار کرنا چاہیئے۔ عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی
مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے، وہاں پہنچکر سب مصیبت کٹ جائے گی۔ یہاں کی
ساری محنت مشقت کو جھیلنا چاہیئے۔ اگر یہاں آرام ڈھونڈا تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے بس یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت
اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہیئے اور آخرت کی درستی کے لئے ہر طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہیئے۔ غرض ایسی ایسی باتیں نفس
سے کرکے اسکو راہ پر لگانا چاہیئے اور روزمرہ اسی طرح سمجھانا چاہیئے اور یاد رکھو کہ اگر تم خود اسی طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش
نہ کرو گی تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا۔ اب تم جانو تمہارا کام جانے۔

باب ۳۶ عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان

عام آدمی تین طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جن سے دوستی اور بہن ساتھن ہونے کا علاقہ ہے۔ دوسرے وہ جن سے صرف جان پہچان
ہے۔ تیسرے وہ جن سے جان پہچان بھی نہیں اور ہر ایک کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ الگ ہے سو جن سے جان پہچان بھی نہیں
اگر ان کے ساتھ ملنا بیٹھنا ہو تو ان باتوں کا خیال رکھو کہ وہ جو ادھر ادھر کی باتیں اور خبریں بیان کریں ان کی طرف کان
مت لگاؤ اور وہ جو کچھ واہی تباہی بکیں ان سے بالکل بہری بن جاؤ، ان سے بہت مت ملو، ان سے کوئی امید اور التجا
مت کرو۔ اور اگر کوئی بات ان میں خلافِ شرع دیکھو تو اگر یہ امید ہو کہ نصیحت مان لیں گی تو بہت نرمی سے سمجھا دو اور جن سے
دوستی اور زیادہ راہ و رسم ہے ان میں اس کا خیال رکھو کہ اول تو ہر کسی سے دوستی اور راہ و رسم مت پیدا کرو کیونکہ ہر آدمی
دوستی کے قابل نہیں ہوتا۔ البتہ جس میں یہ پانچ باتیں ہوں اس سے راہ و رسم رکھنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔
اول۔ یہ کہ وہ عقلمند ہو کیونکہ بیوقوف آدمی سے اول تو دوستی کا نباہ نہیں ہوتا دوسرے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ تم کو فائدہ

A large collection of free pdf book keep visiting http://pdfbooksfree.blogspot.com

پہنچانا چاہتا ہے مگر بے وقوفی کی وجہ سے اور اُلٹا نقصان کر گذرتا ہے جیسے کسی نے ریچھ پالا تھا۔ ایک دفعہ وہ شخص سو گیا اور اسکے منہ پر بار بار مکھی آکر بیٹھتی تھی۔ اس ریچھ کو جو غصہ آیا مکھی کے مارنے کو ایک بڑا پتھر اٹھا کر لایا اور تاک کر اس کے منہ پر کھینچ مارا مکھی تو اڑ گئی اور اس بیچارے کا سر کھیل کھیل ہو گیا۔

دوسری۔ بات یہ کہ اسکے اخلاق اور عادات اور مزاج اچھا ہو۔ اپنے مطلب کی دوستی نہ رکھے اور غصے کے وقت آپے سے باہر نہ ہو جائے، ذرا ذرا سی بات میں طوطے کی سی آنکھیں نہ بدلے۔

تیسری۔ بات یہ کہ دیندار ہو کیونکہ جو شخص دیندار نہیں ہے جب وہ خدائے تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو تم کو اس سے کیا امید ہے کہ اس سے وفا ہوگی۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ جب تم بار بار اسکو گناہ کرتے دیکھو گی اور دوستی کی وجہ سے نرمی کرو گی تو خود تم کو بھی اس گناہ سے نفرت نہ رہے گی۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ اس کی بری صحبت کا اثر تم کو بھی پہنچے گا اور ویسے ہی گناہ تم سے بھی ہونے لگیں گے۔

چوتھی۔ بات یہ کہ اسکو دنیا کی حرص نہ ہو کیونکہ حرص والے کے پاس بیٹھنے سے ضرور دنیا کی حرص بڑھتی ہے جب ہر وقت اُس کو اسی دھن اور اسی چرچے میں دیکھو گی کہیں زیور کا ذکر ہے کہیں پوشاک کی فکر ہے کہیں گھر کے سامان کا دھندا ہے تو کہاں تک تم کو خیال نہ ہوگا۔ اور جس کو خود حرص نہ ہو۔ موٹا کپڑا ہو، موٹا کھانا ہو، ہر وقت دنیا کی ناپائیداری کا ذکر ہو اس کے پاس بیٹھ کر جو کچھ تھوڑی بہت حرص ہوتی ہے وہ بھی دل سے نکل جاتی ہے۔

پانچویں بات یہ کہ اس کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ ہو۔ کیونکہ جھوٹ بولنے والے آدمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ خدا جانے اس کی کس بات کو سچا سمجھ کر آدمی دھوکے میں آجائے۔ ان پانچ باتوں کا خیال تو دوستی پیدا کر لینے سے پہلے کر لینا چاہیئے اور جب کسی میں یہ پانچوں باتیں دیکھ لیں اور راہ و رسم پیدا کر لی اب اُسکے حق اچھی طرح ادا کرو۔ وہ حق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت میں کام آؤ۔ اگر خدائے تعالیٰ گنجائش دیں تو اسکی مدد کرو۔ اُس کا بھید کسی سے مت کہو جو کوئی اسکو برا کہے اس کو خبر مت کرو۔ جب وہ بات کرے کان لگا کر سنو۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھو بہت نرمی اور خیرخواہی سے تنہائی میں سمجھاؤ اگر اس سے کوئی خطا ہو جائے تو درگذر کرو اور اُسکی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی رہو، اب رہ گئے وہ آدمی جن سے صرف جان پہچان ہے ایسے آدمیوں سے بڑی احتیاط درکار ہے کیونکہ جو دوست ہیں وہ تمہارے بھلے میں ہیں اور جن سے جان پہچان بھی نہیں وہ اگر بھلے میں نہیں تو برائی میں بھی نہیں، اور جو بیچ کے رہ گئے جن سے نہ دوستی ہے اور نہ بالکل انجان ہیں زیادہ تکلیف اور برائی ایسوں ہی سے پہنچتی ہے کہ زبان سے تو دوستی اور خیرخواہی کا دم بھرتے ہیں اور اندر ہی اندر جڑیں کھودتے ہیں اور حسد کرتے ہیں اور ہر وقت

عیب ڈھونڈا کرتے ہیں اور بدنام کرنے کی فکر میں رہتے ہیں، اسلیئے جہاں تک ہو سکے کسی سے جان پہچان اور ملاقات مت پیدا کرو، اور اُن کی دنیا کو دیکھ کر حرص مت کرو اور اُن کی خاطر اپنا دین مت برباد کرو۔ اگر کوئی تم سے دشمنی کرے تم اس سے دشمنی مت کرو کیونکہ اسکی طرف سے پھر تمہارے ساتھ اور زیادہ برائی ہوگی تو تم سے اسکی سہار نہ ہو سکے گی اور اسی دھندے میں لگ جاؤ گی اور دنیا اور دین دونوں کا نقصان ہوگا۔ اسواسطے درگذر ہی بہتر ہے اور اگر کوئی تمہاری عزت آبرو خاطر داری کرے یا تمہاری تعریف کرے اور محبت ظاہر کرے تو تم اس دھوکے میں مت آجانا اور اس بھروسے مت رہنا کیونکہ بہت کم آدمی ہیں جن کا ظاہر باطن ایک سا ہو۔ اور بہت کم اطمینان ہے کہ اُن کے یہ برتاؤ صاف دل سے ہوں اسکی امید ہرگز کسی سے مت رکھو اور جو کوئی تمہاری غیبت کرے تم سُنکر نہ غصہ ہو، نہ یہ تعجب کرو کہ اُسنے میرے ساتھ ایسا معاملہ کیا اور میرے حق کا یا میرے احسان کا یا میرے بڑے ہونے کا یا میرے علاقے کا کچھ خیال نہ کیا کیونکہ اگر انصاف کر کے دیکھو تو تم بھی خود سب کے ساتھ آگے پیچھے ایک حالت پر نہیں رہ سکتی ہو۔ سامنے اور برتاؤ ہوتا ہے اور پیچھے اور برتاؤ۔ پھر جس بلا میں خود مبتلا ہو اوروں پر کیوں تعجب کرتی ہو۔ خلاصہ یہ کہ کسی سے کسی طرح کی بھلائی کی امید مت رکھو۔ نہ تو کسی قسم کے فائدے پہنچنے کی اور نہ کسی کی نظر میں آبرو بڑھنے کی، اور نہ کسی کے دل میں محبت پیدا ہونے کی جب کسی سے کوئی امید نہ رکھو گی تو پھر کوئی تم سے کیسا ہی برتاؤ کرے کبھی ذرا بھی رنج نہ ہوگا، اور خود جہاں تک ہو سکے سب کو فائدہ پہنچاؤ۔ اگر کسی کی کوئی بھلائی کی بات سمجھ میں آئے اور یہ یقین ہو کہ وہ مان لے گا تو اسکو بتلا دو نہیں تو خاموش رہو۔ اور اگر کسی سے کوئی فائدہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس شخص کے لئے دعا کرو اور اگر کسی سے کوئی نقصان یا تکلیف پہنچے یوں سمجھو کہ میرے کسی گناہ کی سزا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو۔ اور اس شخص سے رنج مت رکھو۔ غرض نہ مخلوق کی بھلائی کو دیکھو، نہ برائی کو، بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو۔ اور ان سے ہی کام رکھو، اور اُن کی ہی تابعداری کرو، اور اُن ہی کی یاد میں لگی رہو، اللہ تعالیٰ توفیق بخشیں۔ تمت